Marfat.com

Marfat.com

نذرانۂ عقیدت
انتہائی مخلص، وضعدار
برادر محترم نور علی منور
کی خدمت میں انتہائی
ادب و احترام کے ساتھ
نبیل احمد نبیل
۱ جون ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذخیرہ
لاہور پاکستان

تو کیا تم لوٹ جاؤ گے

Marfat.com

بیدلؔ من و گردِ سحر و قافلۂ رنگ
رفتیم بجائے کہ بجائے نرسیدیم

------ ❋ ------

شعور و فکر کی تخلیق کے عمل کے لیے
کیا ہے اُس نے مقرر مجھے غزل کے لیے

جاوید قاسم

------ ❋ ------

Marfat.com

تو کیا تم لوٹ جاؤ گے

نبیل احمد نبیل

مقصود پبلشرز
سرور مارکیٹ - اردو بازار ○ لاہور
Mob:0333-4320521

Marfat.com

خوبصورت، دلکش اور دیدہ زیب
کتابوں کا واحد مرکز

تزئین و اہتمام
مقصود احمد شرقپوری

84259

جملہ حقوق محفوظ

کتاب .... تو کیا تم لوٹ جاؤ گے

شاعر .... نبیل احمد نبیلؔ

موسم اشاعت 2004ء

سرورق .... عبید اللہ

کمپوزنگ .... محمد تنویر چودھری

طابع .... عبدالرشید پرنٹنگ پریس، لاہور

ترتیب .... بو علی منور، ذوالفقار علی احسن

پروف ریڈنگ .... عبدالرزاق ایڈووکیٹ، عبدالکریم قاسم (چیئر مین)

قیمت .... -/200روپے

Email: NabeelAhmedNabeel@hotmail.com
0300-4603932

Marfat.com

انتساب

اپنے مرحوم ومغفور والدین کے نام

Marfat.com

جن کے بغیر جی نہیں سکتے تھے جیتے ہیں
پس طے ہوا کہ لازم و ملزوم کچھ نہیں

ڈاکٹر ضیاء الحسن

------ ❋ ------

شیشۂ دِل سنبھال کر رکھنا
ٹوٹ کر یہ بکھر نہ جائے کہیں

------ ❋ ------

Marfat.com

اشاریہ

☆ تمھیں بہت آگے جانا ہے — ابصار عبدالعلی — 13
☆ مستقبل کا ایک اچھا شاعر — ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا — 20
☆ کسی ناتمام لمحۂ مسرت کی یاد کا شاعر — ڈاکٹر محمد سلیم ملک — 21
☆ اپنے سفر کا خود ستارہ — عباس تابش — 27
☆ بے یقینی و اُداسی کا شاعر — ڈاکٹر زاہد منیر عامر — 29

(حمدِ باری تعالیٰ)

1۔ میرے مولا تری قدرت کا بیاں کیسے کروں — 31
2۔ سجدے پہ جو پیشانی ہے اب رشکِ قمر کر — 33
3۔ اے ربِ محمدؐ ترا احسان بہت ہے — 34
4۔ بندگی کی ہی، مجھے چاہیے، دولت دے دے — 35
5۔ خوشبو میں طراوت میں ہیں پھولوں میں نمایاں — 37
6۔ ہر شے سے تری شان کا اِظہار ہوا ہے — 39
7۔ عاصی ہیں، گنہگار ہیں، مولا نہ سزا دے — 40
8۔ قدرت کی کیا مثال ہو، جلوے ہیں بے مثال — 42
9۔ کیا دیکھیے کیا سوچیے کیا کیجیے اظہار — 44

Marfat.com

10۔ بہتے ہیں سرِ شام مرے اَشکِ ندامت 46

(نعتِ سید المرسلین ﷺ)

11۔ کاش لفظوں میں کبھی ایسا قرینہ آئے 47

12۔ مِدحت میں اُنؐ کی وقف ہے زورِ سخن تمام 49

13۔ آنکھیں ہیں اَشکبار مدینے کی بات کر 50

14۔ تری وفا پہ مجھے اعتبار ہوتے ہوئے 52

15۔ اِس سے پہلے اُسے آنکھوں میں اُتارا جائے 53

16۔ کشیدِ ہجر سے کیفِ وصال ہم نے کیا 54

17۔ کبھی خیال، کبھی خواب میں تماشا ہے 56

18۔ تمھاری آنکھ کے گرداب سے نکل جاتے 57

19۔ حصارِ جاں میں مجبور اُسمت جانا پڑا ہے 58

20۔ یہ شبِ غم نہ شبِ غم کا اندھیرا ہوگا 60

21۔ نعش بردوش ہوا ہے مرے پیچھے پیچھے 61

22۔ رنگ بدلے، مری دُنیا کے نظارے بدلے 63

23۔ تسخیر کر کے بھی ترے شمس و قمر کو میں 64

24۔ کوئی کوچہ نہ بام و در اپنا 65

25۔ دُشمنی میں نئے انداز کے پہلو نکلے 67

26۔ کہیں صبح لُٹ گئے ہیں کہیں شام لُٹ گئے ہیں 69

27۔ نظر میں خواب نہ دِل میں رہی طلب کوئی 71

28۔ چاند جب جشنِ سخن اپنا منانے نکلا 73

29۔ یوں ترے درد میں آرام سے جل جاتے ہیں 75

30۔ ہر غم سے ترے غم کی روانی ہے زیادہ 77

Marfat.com

31۔ یہی سوچ کر میں چلا پیچھے پیچھے 79
32۔ اُسے پسند نہیں ہم کو دربدر رکھنا 80
33۔ ہمیں خبر تھی جو احباب کرنے والے تھے 82
34۔ اُس شوخ کی گرچال دِلآویز بہت ہے 84
35۔ اب انتظار میں اکثر دکھائی دیتا ہے 85
36۔ جہاں جہاں سے گزرتی ہے تیرے ہجر کی شام 88
37۔ ویرانیِ دِل سا کوئی منظر نہ ملے گا 90
38۔ پہلے تو ایک شخص کو اپنا سمجھ لیا 91
39۔ دردو غم تیرے طلب گار کہاں ہیں جاتے 93
40۔ ہمیں یہ کام کرنا چاہیے تھا 94
41۔ خلش ہر لحظہ رہتی تھی، خفا ہونا ہی بہتر تھا 95
42۔ ہزاروں حسرتوں، ارماں کا شیشہ ٹوٹ جاتا ہے 97
43۔ ہر ایک سانس دلِ غم زدہ پہ بھاری ہے 98
44۔ میں اِدھر اور تُو اُدھر تنہا 102
45۔ ہے عشق بھی عزیز، دل و جاں بھی ہیں عزیز 104
46۔ زمانے سے جو ہم لپٹے ہوئے ہیں 105
47۔ چشمِ خونچکاں (نظم) 106
48۔ اے جان فراموش مرے خواب نہ کرنا 108
49۔ شب کے کافور اُجالوں کے امر ہونے تک 109
50۔ کبھی کبھی تو یہ منظر دکھائی دیتا ہے 110
51۔ اُس نے پیشانی پہ کیا دستِ شفا رکھا ہے 112
52۔ اب کیا تمھیں بتاؤں وہ کیا دے گیا مجھے 114

Marfat.com

53۔	ایک وہ، جس نے سرِ بازار رُسوا کر دیا	115
54۔	نوکِ خنجر پہ جو رکھا ہوگا	117
55۔	مَیں سوچتا تھا وہ جس کو پری نہیں اُتری	119
56۔	دشتِ پُر خار میں راحت نہیں دیکھی جاتی	121
57۔	میری یادیں سنبھال رکھا کرو	123
58۔	ہیں وہی مانوس آہیں اور دُھواں دیکھا ہوا	125
59۔	یہ میرے جسم و جاں کو کیا ہوا ہے	126
60۔	شبِ فراق جو سینے پہ کچھ عذاب گرے	128
61۔	چار سوتے ہیں تو روتے ہیں ہزار آخرِ شب	129
62۔	خاکساری کیجیے یا شہریاری کیجیے	130
63۔	اِس درد کے بے سمت طلسمات سے واقف	132
64۔	کیسا ہے نہاں گرد میں دریا مرے آگے	133
65۔	میں کیسی یاس میں اب کھو گیا ہوں	135
66۔	عکسِ گُل کب ترے چہرے سے عیاں ہوتا ہے	136
67۔	ذرا نظر تو ملے سارے غم بُھلا دے گا	138
68۔	کیا ہُوا وہ مہرباں خاموش ہے	139
69۔	کوئی بادل تو بارانی ملے گا	140
70۔	ہوا کے ہاتھ میں اپنا ہُنر نہیں دیتے	141
71۔	زندگی جینے کا ہے یا پھر ہے مرجانے کا نام	142
72۔	اندھیرا جس جگہ پہ تیرگی تصویر کرتا ہے	144
73۔	سوادِ گُل میں ہے خوشبو براجمان ابھی	145
74۔	تن پہ سر جن کے نہیں اُن کے ہی سردار ہیں ہم	146

Marfat.com

75۔ دکھائی دیتی ہے جس میں گلاب کی صورت 147

76۔ ذائقے زیست کے تلخی میں بدل جاتے ہیں 149

77۔ مہک، جگنو، دیا کوئی نہیں ہے 150

78۔ وفا کا نور بھی لوحِ جبیں تک آ پہنچا 152

79۔ خوفِ خدا تھا جب نہ مجھے ڈر کسی کا تھا 154

80۔ جھکاؤں سر تو کچھ ایسے انا اُلجھتی ہے 156

81۔ پیار کی جب آندھیوں کی زد پہ بام و در کھلے 158

82۔ جب تک چراغِ عشق میں کچھ روشنی رہی 160

83۔ آرزو کے لاشے پر ناچتا سرابوں کا ریت اس نگر کی ہے اور جانے کب سے ہے 162

84۔ دیکھ کے بچے سنگ اُٹھانے لگتے ہیں 164

85۔ موجِ خوشبو میں اُتر کر نہیں دیکھا جاتا 166

86۔ قافلے نطق کے مت پوچھ کہاں تک پہنچے 168

87۔ سفر میں ہوں، نہ ہوں ہر حال میں بے حال رہتے ہیں 169

88۔ حُسن (نظم) 170

89۔ تیرے نگر میں آئے وہیں سے پلٹ گئے 171

90۔ کوئی تحفہ، نہ کوئی تختِ سبا، لایا تھا 174

91۔ اِک شخص نفرتوں کے ہلاہل سے مر گیا 176

92۔ اپنے تحفظات کا یہ سلسلہ رہا 177

93۔ چمکتا چاند اور روشن ستارہ ساتھ رکھتا ہوں 178

94۔ جب بھی شہرِ دِل کی جانب مہرباں دیکھا گیا 180

95۔ کچھ نہ کچھ جسم کے پنجر میں رکھ 182

96۔ جب آفتاب ضیا بار آسمان میں تھا 183

Marfat.com

97۔ بلندیوں سے نہ ہم پستیوں سے ڈرتے ہیں 185

98۔ ہر صبح زمانے میں نیا حشر بپا ہو 186

99۔ دیتی ہے یہی چھاؤں، گھٹا حد سے زیادہ 187

100۔ میرے دل میں ہے پوتر سا خیال اُس کے لیے 189

101 کیا گھڑی اُس کے ساتھ گزری ہے 191

102۔ فلک کے پار ستاروں کی جستجو کر کے 193

103۔ کوئی تدبیر کر آگے سے آگے 195

104۔ کرم فقیر پہ جب وہ گدا نواز کرے 197

105۔ آنکھوں میں کچھ خمار ہے دل بے قرار ہے 198

106۔ شب کو چاند تاروں سے تیرا ذکر کرتا ہوں 200

107۔ یہ تو نے مجھ سے بجا کہا ہے میں خوش نہیں ہوں 201

108۔ چھ ستمبر یومِ دفاعِ پاکستان 1965ء (نظم) 203

109۔ بگڑتے وقت کی زلفیں سنوار لیتا ہے 204

110۔ تو ہوا جب سے ہمسفر اپنا 205

111۔ دل ترے غم سے جو رہائی دے 207

112۔ تو کیا تم لوٹ جاؤ گے (نظم) 209

113۔ ہر ایک ساعتِ غم کو وصال ہم نے کیا 211

114۔ جنوں کی باتیں خرد کے حصار میں کرنا 213

115۔ خوابِ اقبال (نظم) 215

116۔ رات (نظم) 218

117۔ محبتوں کا پیام (نظم) 221

118۔ مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناحؒ (نظم) 223

☆☆☆

Marfat.com

تمھیں بہت آگے جانا ہے

جب کوئی تخلیق کار قلم اُٹھاتا ہے، اور وہ لمحہ وارفتگی کا لمحہ ہوتا ہے، تو غیب سے مضامین کا انبوہ اور ندرتِ فکر کے موتی اُس کے دامنِ خیال کو بھر دیتے ہیں۔ بقول نارمن میلر یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جب لکھنے والے کی تخلیقی صفات اُس پر منکشف ہوتی ہیں۔ اس نکتہ پر نارمن میلر اور غالب کی فکر میں کس قدر مماثلت نظر آتی ہے۔ غالب کا یہ کہنا کہ ''آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں'' اسی کیفیت کی غمازی کرتا ہے۔ اس کیفیت کے بغیر جو کچھ لکھا جاتا ہے وہ آکسفورڈ ہسٹری آف لٹریری جوکس کے مطابق ٹریش کے ذیل میں آتا ہے جس میں نہ لکھنے والے کے مافی الضمیر کا عکس ہوتا ہے اور نہ وہ قاری کے دل و ذہن پر کوئی تاثر چھوڑتا ہے۔

بدقسمتی سے ہماری شاعری کا بازار ایسی تخلیقات سے بھرا پڑا ہے جو شوق اور شہرت کے لیے لکھی جارہی ہیں لیکن ان میں ذوق اور ندرت کا دور دور پتہ نہیں۔ ہر سال سیکڑوں کے حساب سے شعری مجموعے چھپ رہے ہیں جن میں ناشر نفع کے حق دار تو ہوتے ہیں لیکن سرمایہ شاعر خود لگاتا ہے۔ اس دریا کو عبور کرنے کے بعد شاعر کو ایک اور دریا کا سامنا ہوتا ہے۔ اُسے روزنامہ اخبارات اور ہفت روزہ جرائد میں اپنے انٹرویو چھپوانے اور کتاب کی رونمائی کی تقاریب میں سرمایہ کاری کے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے تاکہ وہ قارئین کو اپنے شعروں کی تفسیر اور اپنی شاعری کی کائنات کے حسن کا شیدا بنا سکے

Marfat.com

اوران اسرار و رموز سے آگاہ کر سکے جو اس کے اشعار براہِ راست نہیں کر سکے۔ ولیم فاکز نے اپنی تخلیقات کے بارے میں اخباروں سے کبھی کوئی مکالمہ نہیں کیا اور یہی کہتا رہا کہ میں جو کہنا چاہتا تھا اگر میری تخلیقات قاری پر براہِ راست واضح نہ کر سکیں تو میری وضاحتیں اور ملاقاتیں بے معنی ہیں۔ سچ بھی یہی ہے کہ منصف اور تخلیق کار اپنے فیصلوں اور تخلیقات میں بولتے ہیں۔ اس کے بعد انھیں اگر بولنا پڑے تو لکھے ہوئے کی کیا وقعت رہ جاتی ہے۔

ذہن پر طاری او پر درج اندیشوں کی دھند میں جب میں نے نبیل احمد نبیلؔ کے مجموعے ''تو کیا تم لوٹ جاؤ گے'' پر نظر ڈالی تو مجھے یہ دھند چھٹتی ہوئی محسوس ہوئی۔ نبیلؔ بطور شاعر میرے لیے نئے نہیں ہیں۔ تقریباً آٹھ دس برس پہلے انھوں نے میرے ریڈیو پروگرام ''کلام آپ کا انتخاب ہمارا'' کے لیے ایک غزل بھیجی اور خط میں لکھا کہ میں آپ کے پروگرام کے لیے باوزن غزل بھیج رہا ہوں۔ غزل بڑی حد تک واقعی، باوزن تھی۔ عروضی لحاظ سے باوزن تو تھی ہی، فکر و خیال کے زاویہ سے بھی وزن رکھتی تھی۔ میں نے اُسے نشر کر دیا۔ غالباً یہ ان کی پہلی غزل تھی جو نشر ہوئی اور سامعین نے اسے پسند بھی کیا۔ میں نے محسوس کیا کہ وہ فراخ حوصلہ اور مضطرب نوجوان ہیں۔ وہ ایک غزل بھیج کر اس کی کئی فوٹو کاپیاں تواتر کے ساتھ بھیجتے رہتے تھے اور میں اس فراخ حوصلہ نوجوان کی حوصلہ افزائی کے لیے انھیں نشر کر دیتا تھا۔ یہی میرے پروگرام کا بنیادی مقصد تھا۔ یعنی نو وارد شعرا کو صحرائے سخن کی گمنام وسعتوں سے دریافت کیا جائے انھیں سامنے لایا جائے۔ اور ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کیا جائے۔ ریڈیو پاکستان لاہور سے میرا یہ پروگرام گذشتہ پندرہ برس سے جاری ہے جس نے بہت سے نو آموز شعرا کو قلم پکڑنا اور اپنی تخلیقی توانائی کو شعری سانچے میں ڈھالنے کا قرینہ سکھایا۔ نبیل احمد نبیلؔ ان میں بہت ممتاز، اور بڑی توانا صلاحیتوں کے مالک نوجوان ہیں جو دیکھتے ہی دیکھتے موقر ادبی رسائل میں بھی نظر آنے لگے۔ کم عمر اور کم مدت میں انھوں نے وہ کچھ حاصل

Marfat.com

کرلیا جس میں لوگوں کو کئی کئی دہائیوں کا ریاض درکار ہوتا ہے۔

ریڈیو سے نشر ہونے کے لیے مجھے نبیل غزلیں ہی بھیجتے رہے۔ کبھی کبھی نظمیں بھی بھیجیں مگر وہ موضوعاتی تھیں۔ نبیلؔ کے زیرِ نظر شعری مجموعے (تو کیا تم لوٹ جاؤ گے) میں بھی غزلیں زیادہ ہیں۔ بنیادی طور پر وہ غزل کے شاعر ہیں۔ آغاز سفر میں یہ اچھا شگون ہے۔ غزل کو میں اردو کی شاہ صنف کہتا ہوں۔ حالیؔ سے لے کر آج تک اس کی مخالفت کے ذیل میں بڑے بڑے ثقہ نام سامنے آئے۔ صرف افراد نہیں، تحریکوں نے بھی اس کے خلاف آواز اٹھائی جن میں ترقی پسند تحریک سرفہرست ہے۔ ڈاکٹر عبدالعلیم نے تو یہاں تک کہا کہ غزل گوئی پر شعرا اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ یہ صنف ہمارے ساتھ نہیں چل سکتی۔ لیکن غزل ہمارے ساتھ ساتھ نہ صرف خود چل رہی ہے بلکہ اردو کو بھی آگے لے جا رہی ہے۔ اس تناظر میں رشید احمد صدیقی کی بات دل کو لگتی ہے کہ خود اردو زبان ہی ایک مسلسل غزل ہے۔

اردو سے قطع نظر، ہندی میں بھی غزلیں کہی جا رہی ہیں۔ ہندی کے حوالے سے یہ دلیل دی جا سکتی ہے کہ یہ بھی اسی سرزمین میں بولی اور لکھی جاتی ہے جہاں اردو پلی بڑھی لیکن غزل کی اس ''وسیع دامنی'' کو آپ کس طرح رد کر سکیں گے کہ یہ بات سمندر پار کی زبانوں میں بھی طبع آزمائی کے مراحل سے گزر رہی ہے۔ ''پیرس ریویو'' میں کچھ غزلیں یورپی زبانوں میں چھپی ہیں جن میں اردو غزلوں کی طرح قافیہ، ردیف، مطلع اور مقطع موجود ہے۔ یہ غزلیں غیر ایشیائی لوگوں نے لکھی ہیں جو فکر و خیال کے حوالے سے ''تنگ دامنی'' کے الزام سے بھی آزاد ہیں۔ یہ غزل کی سخت جانی اور وسیع دامنی کا ثبوت ہے۔

محسوس ہوتا ہے کہ نبیل احمد نبیلؔ بھی غزل کی کشادہ دامنی پر یقین رکھتے ہیں اور غزل کی صنفی برتری پر اُن کا ایمان بھی ہے۔ نبیلؔ کا یہ شعر گواہی دیتا ہے۔

میاں! ہر لفظ میں اپنا لہو تحریر کرتا ہے
غزل کو محترم تو عہد کا ہر میرؔ کرتا ہے

Marfat.com

نبیل کی مختلف غزلوں کے اکثر اشعار، غزل کو محترم کرنے کی سعی کرتے نظر آتے ہیں، کچھ درج ذیل ہیں۔

جس کا سایہ بھی اپنے پاس نہیں
جانتے ہیں اُسے شجر اپنا

ہر صبح زمانے میں نیا حشر بپا ہو
خواہش ہے کہ ہر روز وہ چہرہ بھی نیا ہو

ہر شب تری زلفوں کی سیاہی سے ہو تخلیق
ہر صبح اُفق پر ترے چہرے کی ضیا ہو

جنھیں چاند تاروں سے جانا تھا آگے
اُنھیں لے گئے رہنما پیچھے پیچھے

جنابِ شیخ ہیں پھر کرسیِ عدالت پر
عجیب نکلے گی اب احتساب کی صورت

وہ جن کے ہاتھ کٹے روٹیوں کی چوری پر
وہی تو دشت کو شاداب کرنے والے تھے

جانے کیوں میں ہی فقط تختۂ تعریض رہا
ذرّۂ خاک سے تخلیقِ بشر ہونے تک

راج نیتی کے یہ تاجر ہیں سبھی نابینا
کھوٹے سکے، یہاں آرام سے چل جاتے ہیں

Marfat.com

کئی دنوں سے ہمیں گھر بھی گھر نہیں لگتا
دل و نظر میں عجب ڈر دکھائی دیتا ہے

ماضی میں بھی تو نور رہا ظلمتوں کے ساتھ
تب بھی سوال ظلمتوں میں روشنی کا تھا

منہ زور بہت ہے یہ نئے دور کی آندھی
اور اپنی یہ تہذیب پرانی ہے زیادہ

''تو کیا تم لوٹ جاؤ گے'' میں شامل نبیل احمد نبیلؔ کی غزلوں کے درج بالا انتخاب کے علاوہ اور بھی بہت سے اشعار ایسے ہیں جنھیں غزل کے روائتی مفہوم (محبوب سے گفتگو) کے حوالے سے غزل کی تنگ دامنی کے خانے میں رکھنا انصاف سے بعید ہوگا۔ یہاں نبیلؔ معاشرتی ناہمواریوں، منافقوں اور ریاکاریوں کو غزل کے تابندہ فریم میں بڑے توازن سے جڑتے ہوئے اپنی جسمانی اور تخلیقی عمر سے زیادہ میچور نظر آتے ہیں۔

نبیلؔ نے غزل کو تغزل کی دلربائی سے محروم نہیں کیا۔ ان کی غزلوں میں روائتی غزل کی دھیمی دھیمی آنچ کا نارنجی اُجالا بھی ہے اور جدید رجحانات کا نیاپن بھی۔ مثلاً ان کے یہ اشعار:

اتنا نہ دمِ وصل کی لذت میں بہک اب
کیا جانئے پھر ہجر کا موسم بھی کڑا ہو

صرصر ہی کے ہاتھوں میں رہے نظمِ چمن کیوں
اے بنتِ صبا! باغ کا ہر نخل ہرا ہو

Marfat.com

سو اب کی بار تجھے چھوڑ کر گیا کوئی اور
سو اب کی بار بھی تیرا ملال ہم نے کیا

تمھارے ہجر کے موسم ٹھہرنے لگتے ہیں
تمھارے وصل کا جب بھی خیال ہم نے کیا

کچھ بھید ابھی دل کے صحیفوں پہ رقم ہیں
لازم نہیں ہر علم کتابوں میں لکھا ہو

محبت خود خدا ہے اس جہاں میں
محبت کا خدا کوئی نہیں ہے

میں ترے قرب سے بس اس لیے گھبراتا ہوں
جس کو پوجیں اُسے چھو کر نہیں دیکھا جاتا

کچھ تو ہے جو دل میں چھپانے لگتے ہیں
کہتے کہتے ہونٹ چبانے لگتے ہیں

اس آس پہ گزرا ہوں گلابوں کے نگر سے
شاید کہ سرِ راہ کہیں وہ بھی کھڑا ہو

جلا رہا ہے جو دیوانگی میں ہر گھر کو
جنوں بڑھے گا تو اپنا بھی گھر جلا دے گا

Marfat.com

نبیلؔ کے پاس ابھی بہت وقت ہے۔ اس وقت ہمارے سامنے اس مجموعے کی شکل میں جو ہے جس سے مستقبل کے امکانات کی پیش گوئی کی جاسکتی ہے اور پورے یقین سے کہا جاسکتا ہے۔

''مری سُننے لگے ہیں روئے جاناں دیکھنے والے''

اپنے پہلے مجموعۂ کلام ''تو کیا تم لوٹ جاؤ گے'' میں نبیل احمد نبیلؔ نے اپنے بے نام محبوب سے جو سوال کیا ہے ''تو کیا تم لوٹ جاؤ گے'' وہی سوال میں خود نبیل سے کرتا ہوں۔ ''تو کیا تم لوٹ جاؤ گے؟'' اور جواب کا انتظار غیر ضروری سمجھتے یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں! نہیں یہاں پہنچ کر لوٹنا نہیں، تمھیں بہت آگے جانا ہے۔

ابصار عبدالعلی

31-اگست 2004ء لاہور

Marfat.com

مستقبل کا ایک اچھا شاعر

نبیل احمد نبیلؔ دنیائے شعر میں تازہ وارد ہیں۔ ان کا پہلا شعری مجموعہ جو زیادہ تر غزلیات پر مشتمل ہے طبع ہو کر اہلِ ذوق کے ہاتھوں میں ہے۔ نبیلؔ نے صنفِ غزل سے شعر گوئی کا آغاز کر کے صحیح راستے کا انتخاب کیا ہے۔ جس طرح کوئی مصور سیدھے خط لگانے کا ہنر سیکھے بغیر تجریدی مصوری میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا، اسی طرح اردو شاعری میں بھی مروجہ پابندیوں میں مہارت حاصل کیے بغیر بڑی شاعری تخلیق نہیں کی جا سکتی۔ نبیل نے اس مجموعے سے یہ بات ظاہر ہے کہ وہ غزل کی پابندیوں میں رہ کر اپنا مافی الضمیر بیان کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس عمر میں دوسروں کے اثرات سے بچنا ناممکن ہوتا ہے چنانچہ نبیل کی غزل پر بھی سینئر ہمعصروں کا پرتو پڑ جاتا ہے لیکن ابتدائے شاعری میں کوئی شاعر اس سے بچ نہیں سکتا۔ اس مجموعے سے یہ اہم بات سامنے آتی ہے کہ نبیل میں شعر گوئی کی صلاحیت موجود ہے، اسے شعر گوئی جاری رکھنی چاہیے۔ فکر اور احساس کے نئے سانچے بنانے چاہییں۔ نبیل کے ہاں اچھی شاعری کے بڑے امکانات موجود ہیں۔ ان کے خوشگوار شعری مستقبل کے بارے میں پیشگوئی کرنے کے لیے علمِ نجوم میں مہارت کی ضرورت نہیں اس لیے میں بلا تامل کہہ سکتا ہوں کہ مستقبل کا ایک اچھا شاعر دُنیائے شعر میں داخل ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا

جولائی 2004

Marfat.com

کسی ناتمام لمحۂ مسرت کی یاد کا شاعر

نبیل، عمر میں جوان، مگر شاعری میں بہت پختہ ہے، اُس کے کلام میں تازگی اور تجربہ یوں گھل مل گئے ہیں کہ ایک کو دوسرے سے جدا کرنا آسان نہیں، اس کی جواں سوچوں کے پیچھے برگ و بار کا شجر چھپا ہوا ہے، اس کی شاعری میں خیال کی کونپلیں نکل رہی ہیں، جذبات کی کلیاں چٹک رہی ہیں اور احساس کی ہوا سرسرا رہی ہے۔

نبیل کی شاعری، ہمارے چاروں اور گرتی، گزرتی زندگی کا ایسا منظر نامہ ہے، جس میں بہت سے سواد اپنے آپ رل مل گئے ہیں۔ نبیل زمانے کی نیرنگی کی کہانی بتاتا ہے۔ وہ زمانے کو کھلی آنکھوں سے دیکھتا اور قاری کو ورطہ حیرت میں ڈالتا ہے اور مشاہدے کو اس انداز سے بیان کرتا ہے کہ اپنا اپنا سا لگتا ہے، مگر جب وہ عزیزوں کی سرد مہری اور ملنے والوں کی سرد مزاجی کا افسانہ اپنی زبان پر لاتا ہے، تو اخلاص کی مٹھاس میں شکایت کا نمک گھول دیتا ہے، ایسی صورت میں نبیل کے ہاں اس طرح کے شعر آپ سے آپ چھلکنے لگتے ہیں:

وہ جس نے ہم کو محبت میں پھول بھیجے تھے
اُسی کے ہاتھ میں خنجر دکھائی دیتا ہے

Marfat.com

ہمیں خبر تھی جو اَحباب کرنے والے تھے
وفا کی رسم کو نایاب کرنے والے تھے

اسیرِ حلقۂ گرداب کرنے والے تھے
وہ ناوِ دِل کی بھی غرقاب کرنے والے تھے

تمھیں ستارہ کیا تو زمانہ چیخ اُٹھا
ابھی تو ہم تمھیں مہتاب کرنے والے تھے

میں اپنے عہد کا منصور تو نہیں پھر بھی
ہر ایک ہاتھ میں پتھر دکھائی دیتا ہے

نبیل اپنی پختہ اور جواں سوچوں، بے اختیار جذبوں کو زیرِ دام لانے میں سو طرح کے جتن کرتا ہے، کئی حیلوں اور حوالوں سے تخیل کے پھڑ پھڑاتے پرندے کو زیرِ دام لاتا ہے، مگر اس احتیاط سے کہ بحر کا پیمانہ لَب ریز تو ہوتا ہے، چھلکتا نہیں۔ قافیہ تازہ تو لگتا ہے غریب نہیں۔ لفظوں کی دروبست میں تازہ کاری تو محسوس ہوتی ہے، باسی پن نہیں اور ترکیبوں میں مانوس جاذبیت کا احساس ہوتا ہے، اسی طرح نبیل، استادوں کی زمینوں میں بھی مشقِ سخن کرتا ہے، بلکہ دادِ سخن کماتا ہے مگر اس کے خیال کے پاؤں میں موچ نہیں آتی، مضمون کی بندش ٹھوکر نہیں کھاتی، بلکہ تخلیقی صناعی سے جو چاہتا ہے کہہ ڈالتا ہے، اور روانی اور ہم واری سے اس طرح کے شعر کشید کرتا ہے:

ہمارا شوق جو رانجھا بنے تو کیسے بنے
ہمارے دل میں ابھی ہیر ہی نہیں اُتری

84258

Marfat.com

نیاز مند سہی، منکسر مزاج سہی
اَنا پرست ہے خود سر دکھائی دیتا ہے

چھین لے گی یہ تری یاد کو بھی مجھ سے نبیل
یہ جو سفاک سی اَنا ہے مرے پیچھے پیچھے

محبتوں کا وہ طوفاں اُتر گیا شاید
اب اُس کے ساتھ ملاقات وضعداری ہے

فلک پہ چاند بھی ہے بادلوں کے جھرمٹ بھی
وصال و ہجر کے مابین جنگ جاری ہے

نبیلؔ اپنی غزل میں زندگی کی بے بسی کا منظر نامہ تیار کرتا ہے اور جبر و کراہ کا لمبا مضمون باندھتا ہے، جو اس کی کتاب میں یہاں سے وہاں تک چلا جاتا ہے۔ ہندوکش کے پہاڑوں سے سنگلاخ، قراقرم کی شاہراہ سے طویل اور ایورسٹ کی اونچائی سے بلند تر جبر کا سلسلہ ہے جو ختم ہونے میں نہیں آتا۔ ہم صبح سے شام تک اس میں ہاتھ پاؤں مارے جاتے ہیں، عافیت کے کنارے پر پہنچنے کی کوشش میں سانسوں کی گنتی جوڑتے اور توڑتے ہیں، مگر جفا کاری کا دھاگا ٹوٹنے میں نہیں آتا اور نبیل بے اختیاری کے ایسے مضمون باندھنے لگتا ہے:

کہیں صبح لٹ گئے ہیں، کہیں شام لٹ گئے ہیں
مرے شہر کے مسافر سرِ عام لٹ گئے ہیں

کبھی ہو سکے تو آنا مری مجلس عزا میں
مری صبح کے اُجالے سر شام لٹ گئے ہیں

Marfat.com

پرندے کوچ کرتے جا رہے ہیں
شجر گرچہ گرا کوئی نہیں ہے

سات پردوں میں سلگتی ہے کہیں شمع کوئی
کچھ پتنگے کہیں گم نام سے جل جاتے ہیں

ہم اٹھتے بیٹھتے اکثر یہ بات سوچتے ہیں
ترے جہان میں کیا حیثیت ہماری ہے

کوئی نہیں جو نہ آتا ہو زرد پھول لیے
یہ تیرے شہر کی کیا رسم غمگساری ہے

عجب گھٹن ہے، کبھی سوچنے نہیں دیتی
ہماری سانس پہ کس کی اجارہ داری ہے

اَنا کی کہانی دل گداز بھی ہے اور دل نشیں بھی۔ نفسیات نے اسے پرزے پرزے کر دیا ہے اور وقت، عمر اور مزاج کے خانوں میں رکھ کر اڈ، ایگو اور سپر ایگو کی مہریں، اس کی پیشانی پر ثبت کر دی ہیں، مگر تخلیق کاروں اور شاعروں میں یہ انا اپنی کلیت میں جاری و ساری رہی، اسے شیخی کہیں یا غرور، کبر و ناز سے تعبیر کریں یا پندار کا نام دیں، یہاں تک کہ شعری دنیا نے اس کے لیے شاعرانہ تعلّی کی اصطلاح وضع کر لی۔ اس اصطلاح کی ضرورت یوں پڑی کہ ہر شاعر نے اسے استعمال کرنا اپنے لیے واجب ٹھہرا لیا اور یہ کوئی ایسی بری بات بھی نہیں۔ تخلیق کاروں کو ادب کی قلم رو میں اظہار کی اتنی آزادی ملنی چاہیے، کہ وہ بقول اقبال: تراشیدم، پرستیدم،

Marfat.com

شکستم، کے مرحلوں سے گزر سکیں۔ اَنا کی یہ کھردری ٹوپی نبیل نے بھی پہنی ہے اور کانٹوں بھری جھاڑیوں سے وہ بھی گزر گزر جاتا ہے۔ اَنا سے معمور ذرا یہ شعر دیکھیں۔ محبت کے اختیاری پرچے میں وہ کس گریڈ میں کامیاب ہوا ہے:

ہر ایک ساعت غم کو وصال ہم نے کیا
تمھارے ہجر میں کیسا کمال ہم نے کیا

کشید کی تری یادوں سے روشنی ہم نے
کمالِ تیرہ شبی میں کمال ہم نے کیا

ہر ایک سانس دلِ غم زدہ پہ بھاری ہے
ترے بغیر گزرتی نہ تھی، گزاری ہے

ہمیں تو گھر کو پلٹنا ہے شام سے پہلے
تمھارا کیا ہے تمھاری تو شہر داری ہے

نبیل، عمر کے اس حصے میں ہے، جب سوچ کے آسمان پر رومانیت کے گھنگھور بادل امنڈ کر آتے ہیں، ذہن کا اُفق رنگوں اور روشنیوں میں نہا جاتا ہے، شباب کی سرمستی انسان کو اٹھنے نہیں دیتی اور خیال کی سرکشی اسے بیٹھنے نہیں دیتی۔ اس اضطرار میں شعری تعزیرات کی حدیں ساقط ہو جاتی ہیں، مگر نبیل ان حدود کا خیال رکھتا ہے۔ جذبے کا دامن حریفانہ نہیں کھینچتا اور احساس کی پھسلتی زمین پر لوٹ پوٹ نہیں ہوتا بلکہ رومانیت کی سرزمین پر پاؤں جما جما کر چلتا ہے، سنجیدگی کی چادر اوڑھ کر رہتا ہے اور احتیاط اور اہتمام سے ایسے شعر نکالتا ہے:

Marfat.com

میں سوچتا ہوں کہ دل سے ابھی نہیں اُتری
وہ آسماں تھی زمیں پر کہیں نہیں اُتری

کرن کی قوس دھنک کی کمان جیسا ہے
زمیں پہ رہ کے بھی وہ آسمان جیسا ہے

منزلِ شوق کا ہوتا ہے تعین اِن سے
تیری آنکھوں پہ ستاروں کا گماں ہوتا ہے

تمھیں ستارہ کیا تو زمانہ چیخ اُٹھا
ابھی تو ہم تمھیں مہتاب کرنے والے تھے

اگر یہ طے ہو جائے کہ نبیل اچھا شاعر ہے تو پھر اس کا اتنا تعارف باقی رہ جائے گا کہ وہ شاعروں کے اس فرقے سے تعلق رکھتا ہے جو ہمہ وقت شعروں کو اوڑھتے بچھاتے اور اساتذہ کے دیوان، تکیے تلے رکھ کر سوتے ہیں۔ نبیل نے بھی یہی شعری معمولات اپنی ذات کے گرد لپیٹ رکھے ہیں، جن کا شاخسانہ یہ شعری کتاب ہے جو منظرِ عام پر آنے کو ہے، اپنا جواز لانے کو ہے، اہلِ سخن میں اعتبار پانے کو ہے۔

ڈاکٹر محمد سلیم ملک
شعبۂ اُردو
یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور
18 اکتوبر 2004ء

Marfat.com

اپنے سفر کا خود ستارہ

نبیل احمد نبیلؔ کا شمار ان لکھنے والوں میں ہوتا ہے جنھیں 'بیاض' لاہور نے نہ صرف متعارف کرایا بلکہ اپنی رجحان سازی کے تحت پروان بھی چڑھایا۔ میں نے 'بیاض' کے صفحات پر نبیل احمد نبیل کی غزلوں کو بڑی توجہ سے پڑھا اور بسر کیا ہے۔ مجھے یہ نوجوان کچھ حوالوں سے فراخ حوصلہ محسوس ہوتا ہے۔ عشق اور غزل میں جب کوئی لبرٹی یا رسک لینے کی کوشش کرے تو مستقبل اُس کے ارادے بھانپ لیتا ہے۔ نبیل احمد نبیل کے عشق کی کیا صورت ہے اس سے تو میں واقف نہیں ہوں لیکن غزل میں وہ جس ضدی پن کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ اس کی مجھے ضرور خبر ہے۔ غزل کی روایت کو جاننے والا الفاظ اور زمینوں کے معاملے میں بہت محتاط ہوتا ہے لیکن یہ نوجوان زمین تراشتے وقت بعض اوقات قافیے اور ردیف کے باہم ربط سے صرفِ نظر کر جاتا ہے اور اس طرح وہ ایک بالکل نئی زمین بنانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ الفاظ کے معاملے میں بھی اس کا یہی رویہ ہے۔ میرے نزدیک یہ پہلا قابلِ ذکر نوجوان شاعر ہے جو بسا اوقات جدید غزل کی شعری لغت کو ایک طرف اُٹھا کے رکھ دیتا ہے، وہ غزل کے بعض بالکل متروک الفاظ اپنی شعری لغت میں شامل کر لیتا

Marfat.com

ہے۔ میرے محدود مطالعے کے مطابق بلبل کا لفظ کسی اہم نوجوان غزل گو کے ہاں میری نظر سے نہیں گزرا، لیکن نبیل احمد نبیل صرف یہ لفظ ہی نہیں کئی اور الفاظ بے دریغ اپنی غزل میں شامل کر لیتا ہے۔ لیکن اس کی غزل کے آداب اور ہنر میں دلچسپی سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ایک ایسے تغزل کی تلاش میں ہے جو اس کی پہچان قرار پائے۔ یہ اس کامیابی کا پہلا لیکن پُراعتماد قدم ہے۔ اس کا یہ سفر رفعتوں کا سفر ہے اور اس کی شاعری کے تیوز بتاتے ہیں کہ اسے طے کرنے کی اہلیت اللہ ربُّ العزت نے اُسے دے رکھی ہے۔ اُمید واثق ہے کہ شاعری کا عمدہ ذوق رکھنے والے احباب کے حلقے میں اس اوّلین مجموعے کو بنظرِ استحسان دیکھا جائے گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی منزلیں آسان کرے۔ (آمین)

عباس تابش

11-03-2004

Marfat.com

بے یقینی و اُداسی کا شاعر

نبیل احمد نبیلؔ زندگی کے اس مرحلے میں ہے جہاں یادوں کا سرمئی سورج راہوں کو اجالتا اور راتوں کی سیاہی اشکوں کی جھلملاہٹ سے شکست کھاتی ہے، ہجر سے کیفِ وصال کشید کرنے کا یہ عمل اس کی ان ابتدائی غزلوں میں رنگ بدل بدل کر جھلکتا ہے اسے ہر ذرے کے دل میں ہزار آنسو دکھائی دیتے ہیں وہ ریگِ صحرا کے چمکتے ذروں کو غم دل کے حساب کا ذریعہ بنانے کی بجائے انہیں سمندر کی وحدت عطا کر دیتا ہے --- وہ حقیقت کو منکشف کر دینے والے اس نادر لمحے سے اپنی آنکھیں بھر لینا چاہتا ہے اس کی زندگی میں عرفانِ ذات کا یہ نادر لمحہ کسی خوش گوار ملاقات کی سہانی یاد کی طرح تر و تازہ رہتا ہے۔

نبیل جب زندگی کے خارج کو دیکھتا ہے تو اسے نظر نظر میں ہوس اور منافقت دکھائی دیتی ہے اور وہ پکار اٹھتا ہے کہ ع دلوں کی تہہ میں ابھی دوستی نہیں اتری وہ اپنے ارد گرد عباؤں قباؤں کو لہراتا دیکھ کر قبروں سے نو گزوں کے نکل آنے کا گمان کرتا ہے اور اسے یوں محسوس ہوتا ہے کہ ان نو گزوں کے مقابلے میں زندوں کو اپنے اصل قد سے گھٹ جانا پڑ رہا ہے --- یہ کہانی پرانی نہیں حافظ نے اسپِ تازی کو بزیرِ پالان مجروح دیکھ کر گدھوں کی گردن میں طوق زرین کا شکوہ کیا تھا، ایسے ویسوں کے کیسے کیسے ہو جانے اور منافقت و ریاکاری کی

Marfat.com

آندھیوں میں جلتے بجھتے سورجوں کو دیکھتے رہنے سے کچھ حاصل نہیں۔ اہم بات اپنے باطن کے چراغ کو پہچاننا اور اسے روشن رکھنا ہوتا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ نبیل اس گلہ گزاری کے ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ ع اک دیا ہم نے بہر طور جلا رکھا ہے زندگی میں محبت کے خارجی، غیر حقیقی اور داخلی روپ کے تضاد کو نمایاں کرتا ہوا یہ شعر نبیل کا ایک اچھا تعارف پیش کرتا ہے۔

تمام گھر کی نگاہیں لگی تھیں تحفوں پر
میں سب سے قیمتی تحفہ تھا اپنی ماں کے لیے

یہ شعر پڑھ کر یوں لگا کہ جیسے اب وہ اردو شاعری کے لیے ایک قیمتی تحفہ بننے جا رہا ہو۔ وہ بے یقینی، اداسی اور کسی ناتمام لمحۂ مسرت کی یاد کا شاعر ہے وہ یاد جس کے خدوخال اس کے ذہن پر نقش ہو چکے ہیں، اس کی عمر کو دیکھیں تو یہ سب کچھ فطری دکھائی دیتا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ وہ اس کے ساتھ بارش کے پانیوں میں پرندوں کو دیکھ کر حیات کا نسخہ سمجھنے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ مَیں زندگی اور ادب کے سمندر پر ظہور کرنے والے اس حساس پرندے کی سربلندی اور سرفرازی کے لیے دُعا گو ہوں۔

ڈاکٹر زاہد منیر عامر
شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی
اورینٹل کالج، لاہور
3 مئی 2004ء

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

میرے مولا تری قدرت کا بیاں کیسے کروں
دِل سمجھتا تو ہے آنکھوں سے عیاں کیسے کروں

تُو نے ہی پیدا کیے سیکڑوں پھل دار شجر
شب کا سنّاٹا ہو یا نُور بُھرا وقتِ سحر

حبس مِٹ جائے ہَواؤں کو جو دے اذنِ سفر
یہ ستارے بھی ترے، تیرے ہیں سب شمس و قمر

چند لفظوں میں نہاں کون و مکاں کیسے کروں
میرے مولا تری قدرت کا بیاں کیسے کروں

Marfat.com

آزماتا ہے کبھی درد کا دریا دے کر
صبر بھی دیتا ہے رحمت کا دلاسا دے کر

سیرتِ سرورِ عالمؐ کا اثاثہ دے کر
خود ہی بتلا دیا یہ نعمتِ عظمیٰ دے کر

حسن و اخلاق سے تزئین جہاں کیسے کروں
میرے مولا تری قدرت کا بیاں کیسے کروں

انبیا نے ہمیں پہنچایا ہے وحدت کا سبق
تیری عظمت کا، تری شان کا، حرمت کا سبق

دیں گے ہم پیر و جواں کو تری چاہت کا سبق
شکر تیرا کہ ہے ازبر تری مدحت کا سبق

نام اب غیر کا میں وردِ زباں کیسے کروں
میرے مولا تری قدرت کا بیاں کیسے کروں

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

سجدے میں ہے پیشانی اُسے رشکِ قمر کر
تو قادر و قیوم ہے رحمت کی نظر کر

تجھ کو ہی پکارا ہے سدا خالق و مالک
انجام سے ڈر کر کبھی حالات سے ڈر کر

کفّار نے ڈھائے ہیں ستم اہلِ وفا پر
ظلمات کی اس رات کو اب نورِ سحر کر

ہوتی ہے مسلمانوں پہ بارود کی بارش
کیسی یہ سزا پائی ہے اُمت نے بکھر کر

مانا کہ سفر میں ہیں تکالیف کے کانٹے
پھولوں کی تمنّا ہے تو طیبہ کا سفر کر

گزرے تھے جہاں سے ترے ذیشان پیمبر
اب میرے مقدر میں بھی وہ راہ گزر کر

Marfat.com

حمدِ ربِّ جلیل

اے ربِّ محمدؐ ترا احسان بہت ہے
یہ دولتِ اسلام یہ ایمان بہت ہے

جو تُو نے عطا کی ہے رسولوں کے ذریعے
ہم کو تری مولا وہی پہچان بہت ہے

پَر عقل کے جل جائیں جو سوچیں تری قدرت
اِک پتے کی اِک ذرّے کی ہی شان بہت ہے

پھر بھیج ہمارے لیے رحمت کی گھٹائیں
مخلوق تری آج پریشان بہت ہے

جو تجھ کو بُھلا دے وہ بُھلا دیتا ہے خود کو
اور خود کو بُھلا دینے کا نقصان بہت ہے

دلدل میں مصائب کی گرے چیخ رہے ہیں
اِک آسرا تیرا ہمیں رحمٰن بہت ہے

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

بندگی کی ہی، مجھے چاہیے ، دولت دے دے
میرے معبود مجھے ذوقِ عبادت دے دے

جن پہ انعام کی برسات مسلسل کی ہے
حشر میں ایسے سہاروں کی رفاقت دے دے

کہیں غفلت میں پڑے عمر نہ ضائع کر لیں
ناتوانوں کو عمل کرنے کی طاقت دے دے

Marfat.com

تُو ہی پیشانی کو سجدے کا شرَف دیتا ہے
خاک کو اوجِ ثریا کی بھی رفعت دے دے

میرے مولا ہے مرے چار طرف تاریکی
خار ہوں، پھولوں کی، اِس عہد میں صحبت دے دے

تا کہ دُھل جائیں گناہوں کے سمندر سارے
تُو ہے رحمٰن مجھے بارِشِ رحمت دے دے

اُمتِ احمدِ مُرسل کا نگہباں تُو ہے
اس کو اس دنیا میں اور عقبیٰ میں عزت دے دے

Marfat.com

حمد

خوشبو میں طراوت میں ہیں پھولوں میں نمایاں
سجدوں کے جو آثار ہیں چہروں میں نمایاں

کرتے ہیں جو دن رات بسر ذکرِ خدا میں
وہ لوگ بہت ہوتے ہیں لوگوں میں نمایاں

مخلوق میں ایسے ہے نبیؐ میرے خدا کا
جیسے کہ ہُوا چاند ، ستاروں میں نمایاں

Marfat.com

اللہ کی نظروں میں وہی خوب ہے بندہ
تقویٰ میں ہو لیکن نہ ہو باتوں میں نمایاں

یہ عجز کے بستر کا نشیں ایک نگیں ہے
مانا کے بظاہر نہیں لاکھوں میں نمایاں

اللہ کے نبیوں کی معیت میں رہے ہیں
جبریلِ امیں ہیں جو فرشتوں میں نمایاں

مولا مجھے اُن لوگوں کے قدموں میں جگہ دے
جو بھی ہیں ترے چاہنے والوں میں نمایاں

Marfat.com

حمد

ہر شے سے تری شان کا اظہار ہوا ہے
سورج ہی نہیں ذرّہ بھی شہکار ہوا ہے

احساس ترے اوج کا بیدار ہوا ہے
پھر اَشکوں سے رَگیلا مرا پِندار ہوا ہے

اُس آنکھ کا دِیدار دِلِ زندہ کرے گا
جس آنکھ کو اللہ کا دِیدار ہوا ہے

ہر لحظہ عنایات تری برسیں ہیں چھم چھم
کس سے ترے الطاف کا احصار ہوا ہے

جب سے ہیں تری یاد کی کچھ شمعیں فروزاں
تب سے دِلِ ویراں گُل و گُلزار ہوا ہے

ہونٹوں پہ جلی پھر ترے تذکار کی مشعل
دِل پھر سے مرا مطلعِ انوار ہوا ہے

Marfat.com

حمد

عاصی ہیں ، گنہگار ہیں : مولا نہ سزا دے
محشر کی کڑی دُھوپ میں رَحمت کی رِدا دے

جو برسے تو دُھل جائے گناہوں کی سیاہی
اب میرے فلک کو تو کوئی ایسی گھٹا دے

سنتا ہے جو ہر داعی کی فریاد ہمیشہ
میرے دلِ مضطر! اُسی خالق کو صدا دے

اب ہو دلِ بینا کو تری شان کا اِدراک
غفلت کے جو پردے ہیں نگاہوں سے ہٹا دے

Marfat.com

اجداد میں مولا تھے ترے چاہنے والے
اِس نسل کو بھی پیرویِ اہلِ وفا دے

بے حال و پریشان کو بن تیرے جہاں میں
ہے کون جو آسودگی اے میرے خدا دے

اخلاق میں خوشبو ہو تو اطوار میں راحت
بھائی کے لیے بھائی کو اندازِ صبا دے

ہُوں تیرا، ترے چاہنے والوں کا ثنا خواں
لفظوں کو معانی مری سوچوں کا ضیا دے

اُمّت پہ کڑا وقت ہے اے مالک و مولا
عرفانِ خودی دے اِسے احساسِ اَنا دے

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

قُدرت کی کیا مثال ہو، جلوے ہیں بے مثال
پُھولوں کی بات چھوڑیے، کانٹے ہیں بے مثال

نظریں اُٹھا کے دیکھ نگینے جَڑے ہوئے
مہتاب و آفتاب ستارے ہیں بے مثال

چین و قرار و راحت و آرام و آشتی
حُبِّ خدا کے اپنے ہی تحفے ہیں بے مثال

Marfat.com

جو ہو گیا شکستہ محبت کی چوٹ سے
اُس آئنے کے جتنے ہیں ٹکڑے ہیں بے مثال

ہیں کُشتگانِ خنجرِ تسلیم سیکڑوں
جتنے بھی نام لیجیے لگتے ہیں بے مثال

اُن سے بھی بے مثال فراست ہے آپؐ کی
سب انبیا، جو آپؐ سے پہلے ہیں، بے مثال

ہیں یوں نبیلؔ ساری عبادات خوب تر
پچھلی پہر کی ، رات کے ، سجدے ہیں بے مثال

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

کیا دیکھیے کیا سوچیے کیا کیجیے اظہار
ہر ذرّہ ہے مولا تری تخلیق کا شہکار

اللہ کے اِک لفظ کا فیضان ہیں سارے
اِس ارض و سمٰوات میں پھیلے ہوئے انوار

تُو چاہے تو قطرے کو سمندر میں سمو دے
تُو چاہے تو اِک لمحے میں گزریں کئی ادوار

Marfat.com

آنکھیں یہاں ادراک ترا کر نہیں سکتیں
ہاں جنتِ فردوس میں ہوگا ترا دیدار

احبار پڑے رہتے ہیں سجدوں میں شب و روز
ہر لحظہ ترے ذکر میں مشغول ہیں اَبرار

معراج پہ خود سرورِ عالم کو بُلایا
موسیٰ کو تری دید کا ہے طُور پہ اِصرار

زیبا نہیں اب شرک کسی فردِ بشر کو
میثاق میں کر آئے تھے توحید کا اقرار

وہ ذاتِ اَحد کافی و شافی ہے ہماری
مشکل کی گھڑی میں ہے جو بندوں کی مددگار

Marfat.com

حمدِ ربِّ جلیل

بہتے ہیں سرِ شام مرے اشکِ ندامت
کرتے ہیں یہی کام مرے اشکِ ندامت

یہ بھی مرے خالق، مرے مالک کی عطا ہیں
بخشش کا ہے پیغام مرے اشکِ ندامت

عاصی پہ بھی رحمٰن کی رحمت کا ہے سایہ
خالق کا ہیں انعام مرے اشکِ ندامت

ہر سُو مرے مایوسیاں کیوں رقص کناں ہیں
ہیں ساتھ جو ہر گام مرے اشکِ ندامت

لائے نہیں برکات کی پُر لطف بہاریں
شاید ہیں ابھی خام مرے اشکِ ندامت

سیراب کریں قریۂ جاں فصلِ خزاں میں
مہکائیں در و بام مرے اشکِ ندامت

Marfat.com

نعتِ خیرالانام ﷺ

کاش لفظوں میں کبھی ایسا قرینہ آئے
نعت لکھوں تو نگاہوں میں مدینہ آئے

میرے آقاؐ جو تری یاد سے غافل ٹھہروں
زندگانی میں نہ وہ دِن نہ مہینہ آئے

زندگی درد سے معمور ہوئی جاتی ہے
آپؐ کی چشمِ کرم ہو مجھے جینا آئے

Marfat.com

جب بھی بھیجوں میں درودوں کی سلامی اُنؐ کو
میرے سینے کی طرف خُلد کا زینہ آئے

آپؐ جس کے لیے مرہم کی دُعا کرتے ہیں
کیسے ممکن ہے اُسے زخم نہ سینا آئے

کھینچ لاتی ہے کنارے پہ عنایت اُنؐ کی
جب تلاطم میں کبھی میرا سفینہ آئے

رشک آتا ہے مجھے عظمتِ انساں پہ نبیلؔ
شبِ معراج کا جس وقت مہینہ آئے

Marfat.com

نعتِ رسول مقبول ﷺ

مِدحتِ میں اُنؐ کی وقف ہے زورِ سخن تمام
پائیں گے جن سے نور ابد تک زمن تمام

خیرات اُس دیارِ ہدایت سے پائی ہے
اُس پر نثار کیوں نہ ہو رنگِ چمن تمام

ہم نے بھی اُنؐ کا دامنِ رحمت لیا ہے تھام
مِٹ جائیں گے ہمارے بھی رنج و محن تمام

بادِ صبا مدینے کے گلزار سے چلی
خوشبو کا رنگ و نور کا ہے پیرہن تمام

طیبہ کے گُلستاں سا نہیں حسن ہی کہیں
دیکھے ہیں گرچہ عشق نے بھی بانکپن تمام

سوچوں کے زاویے سے سبھی محو ہوگئیں
آقاؐ نے یوں مِٹائیں رسومِ کہن تمام

Marfat.com

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

آنکھیں ہیں اَشکبار مدینے کی بات کر
اے یار • بار بار مدینے کی بات کر

یادِ نبیؐ میں لاکھوں محبانِ مصطفےٰؐ
روتے ہیں زار زار مدینے کی بات کر

دل کی زمیں پہ صبح و مَسا اُن کے پیار کی
پڑتی رہے پھوار مدینے کی بات کر

Marfat.com

پاکیزگی سے زندگی میں تازگی بھی ہے
اے کُشتۂ بہار مدینے کی بات کر

راحت وہیں نجات کا سامان بھی وہیں
میرے بزرگ وار مدینے کی بات کر

کٹ جائیگا سفر بھی ہمارا سکون سے
سالارِ رہگزار مدینے کی بات کر

برسات آنسوؤں کی جو ہوتی ہے ہونے دے
دلدار و غمگسار مدینے کی بات کر

آلودگی گناہوں کی دُھل جائے گی نبیلؔ
رحمت کی آبشار مدینے کی بات کر

Marfat.com

O

تری وفا پہ مجھے اعتبار ہوتے ہوئے
میں بے قرار ہوں کتنا قرار ہوتے ہوئے

ترے خیال کا موسم بدلتا جاتا ہے
دل و نگاہ میں رقصِ بہار ہوتے ہوئے

کسی طرف سے مجھے راستہ نہیں ملتا
رہِ طلب میں ترا انتظار ہوتے ہوئے

بُجھا بُجھا سا نظر آ رہا ہوں مدّت سے
میں اپنی ذات کے اندر شرار ہوتے ہوئے

ملے گی منزلِ ہستی قدم قدم پہ نبیلؔ
اس ایک راہ گزر کا غبار ہوتے ہوئے

Marfat.com

O

اِس سے پہلے اُسے آنکھوں میں اُتارا جائے
سر زمینِ دلِ مضطر کو سنورا جائے

ڈوب جانا مری جس دن سے ضرورت ٹھہرا
میں جہاں جاؤں مرے ساتھ کنارا جائے

ایک مدّت سے پریشان ہوں اور سوچتا ہوں
زندگی کیسے ترا قرض اُتارا جائے

توڑ ڈالے ہیں دلِ زار سے رشتے سارے
اب جہاں چاہے یہ تقدیر کا مارا جائے

سلسلہ یوں بھی محبت کا مکمل ہو جائے
نام ہم دونوں کا اِک ساتھ پکارا جائے

رات اُتری ہے مرے شہر میں خوابوں کی طرح
ہو اُجالا تو کہیں درد کا مارا جائے

Marfat.com

O

کشید ہجر سے کیفِ وصال ہم نے کیا
ترے فراق میں کیسا کمال ہم نے کیا

سِکھا دیا ہے تمھیں ہم نے دلبری کا ہُنر
دُعائیں دو کہ تمھیں خوش خصال ہم نے کیا

تمھارے درد سے آگے، تمھارے غم کے سوا
کسی ہُنر میں کہاں کچھ کمال ہم نے کیا

محبتوں کا یہ کشکول ہے کہ بھرتا نہیں
دراز کیسا یہ دستِ سوال ہم نے کیا

Marfat.com

سو اب کی بار تجھے چھوڑ کر گیا کوئی اور
سو اب کی بار بھی تیرا ملال ہم نے کیا

اُتارے سُر سبھی سرگم کے تیرے لہجے میں
محبتوں کا اثر یوں بحال ہم نے کیا

تمھارے ہجر کے موسم ٹھہرنے لگتے ہیں
تمھارے وصل کا جب بھی خیال ہم نے کیا

اگرچہ رنج محبت نے بے شمار دیے
نبیلؔ اُن کا مگر کب ملال ہم نے کیا

Marfat.com

O

کبھی خیال، کبھی خواب میں تماشا ہے
حیات و موت کے ہر باب میں تماشا ہے

جو اَشک گرتا ہے، گرتا ہے رقص کرتے ہوئے
یہ کیسا دیدۂ خوناب میں تماشا ہے

دل ایک بحر ہے ایسا کہ جس میں چاروں طرف
ہر ایک موجۂ گرداب میں تماشا ہے

بنامِ مہر و مروت کئی زمانوں سے
صفِ عدو ، صفِ احباب میں تماشا ہے

ہر ایک شخص کے ہاتھوں میں ڈگڈگی ہے نبیلؔ
جہانِ شوق کے ہر باب میں تماشا ہے

Marfat.com

O

تمھاری آنکھ کے گرداب سے نکل جاتے
تو ہم بھی وقت کے سیلاب سے نکل جاتے

بنام شوق گنوایا ہے زندگی کو جہاں
اُس ایک کوچۂ بے خواب سے نکل جاتے

مقدرات کا لکھا بدل بھی سکتا تھا
کبھی جو حلقۂ احباب سے نکل جاتے

ہماری راہ میں حائل تھا یہ جہاں ورنہ
مثالِ حرف ترے باب سے نکل جاتے

بُرا ہی کیا تھا اگر ہم بھی اَشک کی صورت
کبھی جو دیدۂ خوںناب سے نکل جاتے

نبیلؔ کوئی منافق نہ تھے کہ محفل سے
بڑے سلیقے سے آداب سے نکل جاتے

Marfat.com

O

حصارِ جاں میں مجبوراً سمٹ جانا پڑا ہے
ہمیں کچھ سوچ کر منظر سے ہٹ جانا پڑا ہے

بُریدہ بازوؤں کا سانحہ کچھ کم نہ تھا اور
ابھی تو سر کا اپنے تن سے کٹ جانا پڑا ہے

بہ فیضِ صاحب منبر، طفیل خوش مقالاں
ہمیں اپنے قبائل، آگے ڈٹ جانا پڑا ہے

تعجب ہے دعائے شمس تبریزی کے ہوتے
سَوا نیزے سے سورج کو پلٹ جانا پڑا ہے

Marfat.com

یہ کیسے نوگزے قبروں سے اُٹھ کر آ گئے ہیں
کہ زندوں کو خود اپنے قد سے گھٹ جانا پڑا ہے

سوادِ کربلا میں آندھیاں سی چل رہی ہیں
چراغِ رہ کو خیمے میں سمٹ جانا پڑا ہے

کبھی سرمد، کبھی منصور ہو کر عاشقوں کو
محبت کے تقاضوں سے نبٹ جانا پڑا ہے

مجھے بھی بوجھ سا لگنے لگا تھا ساتھ چلنا
اُسے بھی راستے سے ہی پلٹ جانا پڑا ہے

نہ جانے اُس کے پھیلے بازوؤں میں کیا کشش تھی
اُسی قاتل کے سینے سے لپٹ جانا پڑا ہے

Marfat.com

O

یہ شبِ غم نہ شبِ غم کا اندھیرا ہوگا
ٹوٹتی رات یہ کہتی ہے سویرا ہوگا

یوں تو دانستہ بھی کھائے ہیں بہت سے دھوکے
یہ خبر کیا تھی کہ رہبر بھی لٹیرا ہوگا

آج رات اور بھی دُوریِ منزل کا اَلم
آج کی شام بھی راہوں میں بسیرا ہوگا

داغِ دل ہم نے سجائے ہیں اُجالوں کے لیے
یہ دیے تم نے بجھائے تو اندھیرا ہوگا

ہاتھ میں پھُوٹتی کرنوں کو سنبھالے رکھنا
ظلمتِ شب سے عیاں ہے کہ سویرا ہوگا

آج جو شخص گریزاں ہے مرے غم سے نبیلؔ
مجھ کو اُمّید ہے اِک روز وہ میرا ہوگا

Marfat.com

O

نعش بر دوش ہَوا ہے مرے پیچھے پیچھے
یا مری اپنی صدا ہے مرے پیچھے پیچھے

میں نے تو پیار کا اظہار کیا تھا، لیکن
کس لیے خلقِ خدا ہے مرے پیچھے پیچھے

میرا کنبہ، مرے خیمے، مری دنیا لے کر
پھر وہی کرب و بلا ہے مرے پیچھے پیچھے

"لن ترانی" کی صدا اب نہ اُٹھائے کوئی
اب مری ماں کی دعا ہے مرے پیچھے پیچھے

بادباں توڑ کے، پتوار بھی جب پھینک دیے
تب یہ دریا بھی چلا ہے مرے پیچھے پیچھے

Marfat.com

اِتنا مانوس ہے مجھ سے وہ مرا دشمنِ جاں
مثلِ ہمزاد لگا ہے مرے پیچھے پیچھے

مجھ سے ٹکرائے گی جس روز بکھر جائے گی
یہ جو خوشبوئے حنا ہے مرے پیچھے پیچھے

جیسے اِک شورِ قیامت مرے آگے آگے
جیسے اِک حشر بپا ہے مرے پیچھے پیچھے

دوڑ پڑتا ہوں جو بے چین سا ہو کر یوں ہی
اِک تری خاص ادا ہے مرے پیچھے پیچھے

چھین لے گی تری یادوں کو بھی آخر مجھ سے
یہ جو سفّاک اَنا ہے مرے پیچھے پیچھے

کیوں بلائیں ہیں سبھی میرے تعاقب میں نبیلؔ
کیا مرا خواب گرا ہے مرے پیچھے پیچھے

Marfat.com

O

رنگ بدلے، مری دنیا کے نظارے بدلے
تیری چاہت نے مری سوچ کے دھارے بدلے

ہم نے آنکھوں میں بڑی تیز روانی دیکھی
جب سے دریائے تمنّا کے کنارے بدلے

ایک جھلمِل جو سرِ شام مرے گھر اُتری
دیکھتے دیکھتے قسمت کے ستارے بدلے

اِک تری چشمِ عنایت کے بدل جانے پر
وائے تقدیر کہ اَحباب بھی سارے بدلے

ہم نے اِک عمر مشقّت میں گزاری ہے نبیلؔ
باوجود اِس کے کبھی دن نہ ہمارے بدلے

Marfat.com

O

تسخیر کر کے بھی ترے شمس و قمر کو میں
اب تک ترس رہا ہوں مقامِ بشر کو میں

لاکھوں میں ایک مجھ پہ پڑی چشمِ انتخاب
پھر داد کیوں نہ دوں ترے حسنِ نظر کو میں

مجھ سے حساب مانگتا ہے خونِ رائگاں
کیوں پالتا رہا شجرِ بے ثمر کو میں

مجبوریوں کی لاکھ دلیلوں کے باوجود
سمجھا سکا نہ کچھ بھی تری چشمِ تر کو میں

اب تک ہیں نقش اُس کے خدوخال ذہن پر
اک شخص سے ملا تھا فقط لمحہ بھر کو میں

کھوئے ہیں اس میں میری جوانی کے روز و شب
پھر کیسے بھول جاؤں تری رہگزر کو میں

Marfat.com

O

کوئی کوچہ نہ بام و در اپنا
جانے کس سمت ہے سفر اپنا

جب ستارہ تھا بام پر اپنا
دل تھا ہر شے سے بے خبر اپنا

کون آیا ہمارے آنگن میں
لگ رہا ہے کسی کا گھر اپنا

جب سے ہیں توسنِ تخیل پر
ہے اُفق تا اُفق سفر اپنا

اپنی حالت پہ آ گیا رونا
حال دیکھا جو اِک نظر اپنا

Marfat.com

وہ عجب شخص تھا کہ اُس کے بغیر
کام آیا نہ کچھ ہُنر اپنا

جس کا سایہ بھی اپنے پاس نہیں
جانتے ہیں اسے شجر اپنا

عشق میں این و آن سبھی اُس کے
نامہ اپنا نہ نامہ بر اپنا

کتنے خورشید ہمرکاب ہوئے
جب ستارہ تھا بام پر اپنا

دشتِ فُرقت ہے وہ عذاب، جہاں
سایہ دیتے نہیں شجر اپنا

سوچتا ہوں بچھڑ کے اُس سے نبیلؔ
وقت کیسے ہُوا بسر اپنا

Marfat.com

O

دشمنی میں نئے انداز کے پہلو نکلے
جن کو سمجھا تھا عدو وہ مرے بازو نکلے

چاند تارے تو خدا جانے کہاں ڈوب گئے
روشنی بانٹنے کچھ رات میں جگنو نکلے

پابہ زنجیر حسینوں کی خوشی کیا کہنا
راحتِ جاں ترے بکھرے ہوئے گیسو نکلے

Marfat.com

کل جو بے بھاؤ بکے جھوٹ کے بازاروں میں
آج وہ لوگ مرے دل میں ترازو نکلے

ہر طرف دھول سی اڑتی نظر آتی ہے مجھے
سینۂ دشت میں ارمانوں کے آہو نکلے

وہ تھا اک پھول سو اس پھول کو چھو لینے سے
یہ ضروری تھا مرے جسم سے خوشبو نکلے

پھر بچھڑنے کی رتیں لوٹ کے آئی ہیں نبیلؔ
پھر مری آنکھ سے بے ساختہ آنسو نکلے

Marfat.com

O

کہیں صبح لُٹ گئے ہیں کہیں شام لُٹ گئے ہیں
مرے شہر کے مسافر سرِ عام لُٹ گئے ہیں

اُسے کچھ خبر نہیں تھی کہ سفر سے لوٹنے تک
وہ جو منتظر تھے اس کے در و بام لُٹ گئے ہیں

کبھی ہو سکے تو آنا، مری مجلسِ عزا میں
مری صبح کے اُجالے سرِ شام لُٹ گئے ہیں

Marfat.com

وہ تو خیر تھا، مسافر ہی بلند منزلوں کا
ادھر ایک ہم بھی ہیں جو تہی دام لُٹ گئے ہیں

تری سمت کی ہوائیں یہ خبر سنا گئی ہیں
کبھی تم جہاں ملے تھے وہ مقام لُٹ گئے ہیں

جنھیں شوق تھا کہ کھیلیں کوئی رات چاندنی سے
کسی چاند کی طلب میں سرِ بام لُٹ گئے ہیں

وہ صبا کے نرم جھونکوں کے جو ہاتھ تم نے بھیجے
کہیں زرد آندھیوں میں وہ سلام لُٹ گئے ہیں

Marfat.com

O

نظر میں خواب نہ دل میں رہی طلب کوئی
بھٹک رہا ہے زمانے میں بے سبب کوئی

تلاشِ صبح میں ہم بھی کہاں چلے آئے
جہاں تصورِ دن ہے نہ رنگِ شب کوئی

یقین کس پہ کریں کون سچ بتاتا ہے
کہ ڈھانے والا ہے ہم پہ نیا غضب کوئی

Marfat.com

میں تکتا رہتا ہوں شام و سحر وہی راہیں
جہاں سے آئے گا محبوب جانے کب کوئی

ہم اُس کے جھوٹ کا پھر اعتبار کر لیں گے
بہانہ آ کے بنائے گا پھر عجب کوئی

بُھلا دیا ہے اگر اُس نے تو عجب کیا ہے
پُکارتا ہے بچھڑنے کے بعد کب کوئی

نبیلؔ زخم جگر میں ہے درد اب کے سِوا
مسیحا آئے مدد کو شتاب اب کوئی

Marfat.com

O

چاند جب جشنِ سخن اپنا منانے نکلا
اُس کے ہمراہ ترے گیت میں گانے نکلا

یوں تو اس دل میں کئی رقص کناں تھیں پریاں
تیری گلیوں کی مگر خاک اُڑانے نکلا

کب ترے غم کو فراموش کیا ہے میں نے
کب ترے درد کا کانٹا بھی زمانے نکلا

Marfat.com

تیری خواہش کو لیے ، تیری خوشی کی خاطر
آج میں اپنے ہی دشمن کو بچانے نکلا

جس کے دامن میں بھرے خود ہی اندھیرے میں نے
میں اسی صبح کی بنیاد اٹھانے نکلا

مجھ سا پاگل بھی زمانے میں کوئی کیا ہوگا
عشق کے کھیل میں جو نام کمانے نکلا

ایسے پھیلی ہے رہِ غم میں ترے ہجر کی دھوپ
میرا سایہ بھی مرا جسم جلانے نکلا

دل نے وہ حشر اُٹھایا ہے سرِ مقتلِ جاں
زخم سینے کے میں سب اُس کو دکھانے نکلا

کہیں آہیں ، کہیں آنسو تو کہیں زخم نبیلؔ
اپنے دامن میں لیے کتنے خزانے نکلا

Marfat.com

O

یوں ترے درد میں آرام سے جل جاتے ہیں
جیسے مندر میں دیے شام سے جل جاتے ہیں

تتلیاں صحنِ گلستاں سے چلی جائیں اگر
پُھول بھی ہجر کے آلام سے جل جاتے ہیں

جب مجھے تجھ سے تعلق ہی نہیں ہے، پھر کیوں
دِل میں کچھ دیپ ترے نام سے جل جاتے ہیں

Marfat.com

سات پردوں میں سُلگتی ہے کہیں شمع کوئی
کچھ پتنگے کہیں گم نام سے جل جاتے ہیں

آتشِ ہجر میں ممکن تو نہیں ہے، لیکن
تم جو کہتے ہو تو آرام سے جل جاتے ہیں

اُن پہ بھی ایک عنایت کی نظر ہو مالک
وہ جو مجھ پر ترے اکرام سے جل جاتے ہیں

جن کی خواہش تھی میں دنیا میں مہذب ٹھہروں
اب وہی یار مرے نام سے جل جاتے ہیں

محو ہے جس کی پرستش میں زمانے سے یہ دل
ہم اسی حسرتِ ناکام سے جل جاتے ہیں

اس لیے سرد ہوئی آتش نمرود نبیلؔ
لوگ اب اپنے ہی اجسام سے جل جاتے ہیں

Marfat.com

O

ہر غم سے ترے غم کی روانی ہے زیادہ
آنکھوں میں تری یاد کا پانی ہے زیادہ

یہ پیڑ ہیں سب حسرتِ ناکام کے پیارے
سائے سے یہاں نقل مکانی ہے زیادہ

میں پھر بھی بہاؤ میں بہے جاتا ہوں ساحل
موجیں ہیں زیادہ، نہ روانی ہے زیادہ

Marfat.com

اب جاں پہ بنی ہے تو یہ احساس ہوا ہے
ہم نے دلِ وحشی تری مانی ہے زیادہ

منہ زور بہت ہے یہ نئے دور کی آندھی
اور اپنی یہ تہذیب پرانی ہے زیادہ

چرچے ہیں بہت تیشۂ فرہاد کے لیکن
شیریں مرے جذبوں کی کہانی ہے زیادہ

میں کیسے نبیلؔ اس کو بتاؤں رہِ غم میں
جو خاک بھی چھانی ہے وہ چھانی ہے زیادہ

Marfat.com

O

یہی سوچ کر میں چلا پیچھے پیچھے
کبھی تو کہے گا کہ آ پیچھے پیچھے

جنھیں چاند تاروں سے جانا تھا آگے
اُنھیں لے گئے رہنما پیچھے پیچھے

میں کچے مکاں کو کہاں لے کے جاؤں
کہ ہر دم ہے کالی گھٹا پیچھے پیچھے

تُو محور ہے میرے خیالوں کا، لیکن
ہے غربت کا سیلِ فنا پیچھے پیچھے

مری بے گناہی ہی میری سزا ہے
میں آگے ہوں خلقِ خدا پیچھے پیچھے

Marfat.com

O

اُسے پسند نہیں ہم کو در بدر رکھنا
تو پھر یہ دل میں بھی کیا خواہشِ سفر رکھنا

ہزار چاند ستاروں پہ تم نظر رکھنا
زمیں کے رنج و الم کی بھی کچھ خبر رکھنا

وہ جس سے گھر کی فضاؤں میں آگ لگ جائے
اِک ایسا دیپ کبھی تم نہ بام پر رکھنا

Marfat.com

غمِ حیات کی شدّت میں کچھ کمی کے لیے
کبھی کبھی تو ضروری ہے چشم تر رکھنا

مرے خدا یہاں کھلتے رہیں گلاب سدا
مرے خدا مری دھرتی کو معتبر رکھنا

اِک عمر سے یہی عادت ہے صبح کی خاطر
بجھے ہوئے کسی جگنو کو بام پر رکھنا

فلک کے ساتھ لرزنے لگے زمیں بھی نبیلؔ
تم اپنی آہ میں کچھ اِس قدر اثر رکھنا

Marfat.com

O

ہمیں خبر تھی جو احباب کرنے والے تھے
وفا کی رسم کو نایاب کرنے والے تھے

اسیرِ حلقۂ گرداب کرنے والے تھے
وہ ناوِ دل کی بھی غرقاب کرنے والے تھے

پلک جھپکنے کی مہلت کبھی ملی نہ مجھے
مرا یہ حال مرے خواب کرنے والے تھے

تمھاری یاد کے موسم، بہار سے پہلے
پلٹ کے پھر ہمیں بے تاب کرنے والے تھے

Marfat.com

تمھیں ستارہ کیا تو زمانہ چیخ اُٹھا
ابھی تو ہم تمھیں مہتاب کرنے والے تھے

ہمارے عہد کو شاعر تمھارے آنچل کو
مثیلِ شہپرِ سُرخاب کرنے والے تھے

وہ جن کے ہاتھ کٹے روٹیوں کی چوری پر
وہی تو دشت کو شاداب کرنے والے تھے

انھی کو چاٹ لیا ہے حسد کی دیمک نے
جو کشتِ قوم کو سیراب کرنے والے تھے

گئی بہار، سکوں ہے، وگرنہ اہلِ جنوں
رگِ حیات کو مِضراب کرنے والے تھے

وہ مر گئے جو محبت کی کھیتیوں کو نبیلؔ
جگر کے خون سے شاداب کرنے والے تھے

Marfat.com

O

اُس شوخ کی گرچال دلآویز بہت ہے
دل تھام ذرا شوق جنوں خیز بہت ہے

اس لمحے تو دیدار کی خیرات عطا کر
اک دید کا شیشہ ہے کہ لبریز بہت ہے

کشمیر میں کٹ جاتی ہے گر فصل سروں کی
مٹی بھی مرے دیس کی زرخیز بہت ہے

منزل نہ کوئی اور کہیں عزمِ سفر ہے
اس عہد میں ہر پیرو جواں تیز بہت ہے

ہیں اس کے سبب گلشنِ ہستی میں بہاریں
مانا کہ مرا پھول کم آمیز بہت ہے

یہ دور جہاں علم کا پھیلا ہے اُجالا
اس دور کا انسان بھی خوں ریز بہت ہے

Marfat.com

O

اب انتظار میں اکثر دکھائی دیتا ہے
یقیں، گماں کی زد پر دکھائی دیتا ہے

نیاز مند سہی منکسر مزاج سہی
انا پرست ہے خود سر دکھائی دیتا ہے

فشارِ شب میں کسی پل نظر نہیں آتا
وہ ایک خواب جو دن بھر دکھائی دیتا ہے

کئی دنوں سے ہمیں گھر بھی گھر نہیں لگتا
دل و نظر میں عجب ڈر دکھائی دیتا ہے

Marfat.com

مروتاً بھی اگر کوئی ہم سے ہنس کے ملے
ہمیں خلوص کا پیکر دکھائی دیتا ہے

وہ جس نے ہم کو محبت میں پھول بھیجے تھے
اُسی کے ہاتھ میں خنجر دکھائی دیتا ہے

ہر ایک ذرّے کے دل میں ہزار آنسو ہیں
یہ دشت مجھ کو سمندر دکھائی دیتا ہے

یہ کیا ہے میرے رگ و پے میں جو سرایت ہے
فشارِ خوں میں عجب شر دکھائی دیتا ہے

وہ ایک شخص جو مجھ پہ بھی کھل سکا نہ کبھی
حصارِ ذات کے اندر دکھائی دیتا ہے

Marfat.com

میں اپنے عہد کا منصور تو نہیں پھر بھی
ہر ایک ہاتھ میں پتھر دکھائی دیتا ہے

جو شخص پورا ہو معیارِ آدمیت پر
اس عہد میں وہ پیمبر دکھائی دیتا ہے

مجھے یہ خواب تو آنکھوں سے دیکھ لینے دو
کبھی کبھی تو یہ منظر دکھائی دیتا ہے

تمھیں جو دیکھ کے دیکھوں تو وہ ستارہ بھی
حسین پہلے سے بڑھ کر دکھائی دیتا ہے

کبھی کبھار نہیں چاند اُس کی چوکھٹ پر
نبیؔل رات کو اکثر دکھائی دیتا ہے

Marfat.com

○

جہاں جہاں سے گزرتی ہے تیرے ہجر کی شام
اُجاڑ، رستوں کو کرتی ہے تیرے ہجر کی شام

کبھی کبھی نہیں اکثر ہی دل کی بستی سے
مثالِ دُھوپ گزرتی ہے تیرے ہجر کی شام

مجھے وصال کی رُت کے دلاسے دے کر بھی
اب اپنے آپ سے ڈرتی ہے تیرے ہجر کی شام

Marfat.com

مسافتوں کے نشاں کب کے مٹ چکے لیکن
ہر اک قدم پہ اُبھرتی ہے تیرے ہجر کی شام

ترے غریب سے جب لوگ پیار کرتے ہیں
اُداس اور بھی کرتی ہے تیرے ہجر کی شام

فقط وصال کی حسرت ہے زندگی کا سبب
وگرنہ جیتی نہ مرتی ہے تیرے ہجر کی شام

کِواڑ بند ہیں اور آندھیوں کا شور بہت
جلا کے زیست سنورتی ہے تیرے ہجر کی شام

Marfat.com

O

ویرانیِ دل سا کوئی منظر نہ ملے گا
اِس دشت میں کھویا ہُوا اکثر نہ ملے گا

جب تک نہ سمندر میں اُتر جاؤ گے تم لوگ
جو ڈھونڈ رہے ہو وہی گوہر نہ ملے گا

یہ سانس بھی آوارہ مزاجوں سے نہیں کم
باہر نہ ملے گا کبھی اَندر نہ ملے گا

ڈر ہے تو یہی شہر کے آئینہ گروں سے
پوجا کے لیے شہر میں پتھر نہ ملے گا

لگ جاؤ گلے سے کہ وہ محفل میں ہے موجود
یہ وقت غنیمت ہے بچھڑ کر نہ ملے گا

آغوش میں لے لو اِسے گرداب کی لہرو
ہر روز کنارے پہ شناور نہ ملے گا

Marfat.com

O

پہلے تو ایک شخص کو اپنا سمجھ لیا
پھر اُس کے بعد اُس کو ہی دُنیا سمجھ لیا

پتھر کا شہر کس لیے ویران ہوگیا
شاید کے سب نے حسنِ تماشا سمجھ لیا

میں چل رہا تھا دھوپ میں سائے کے واسطے
لوگوں نے اِس جنوں کو بھی کیا کیا سمجھ لیا

Marfat.com

بارش کے پانیوں میں پرندوں کو دیکھ کر
میں نے بھی اِس حیات کا نسخہ سمجھ لیا

تسخیر کر سکا نہ محبت کا اک جہاں
دنیا میں خود کو میں نے بھی کیا کیا سمجھ لیا

تھوڑی سی دیر کو میں جُدا خود سے کیا ہوا
مجھ کو زمانے والوں نے تنہا سمجھ لیا

پھر اُس کے بعد کچھ بھی سجھائی نہیں دیا
ہر رہ گزر کو تیرا ہی رستہ سمجھ لیا

دل سے کسی کی یاد میں آنسو بہے نبیلؔ
سیلِ رواں کو آنکھ نے دریا سمجھ لیا

Marfat.com

O

درد و غم تیرے طلب گار کہاں ہیں جاتے
زخم دارانِ رہِ دار کہاں ہیں جاتے

پرچمِ غیر کے سائے میں اکٹھے ہیں سبھی
اے دلِ سادہ ترے یار کہاں ہیں جاتے

شام ڈھلتے ہی چراغاں سا کیے رکھتے ہیں
زخم اِس دِل کے بھی بیکار کہاں ہیں جاتے

ہم نے تو رہ کے بگولوں سے قدم باندھ دیے
دیکھیے قافلہ سالار کہاں ہیں جاتے

درد بھی درد کا درماں بھی وہی ٹھہرا ہے
وہ گلی چھوڑ کے بیمار کہاں ہیں جاتے

Marfat.com

O

ہمیں یہ کام کرنا چاہیے تھا
کبھی خود سے مُکرنا چاہیے تھا

اُسے تُو نے کنارے سے ڈرایا
جسے دل میں اُترنا چاہیے تھا

کسی دن اُس کو محفل میں ہماری
گلوں میں رنگ بھرنا چاہیے تھا

ڈبو کر مجھ کو خوش ہوتا ہے دریا
اسے تو ڈوب مرنا چاہیے تھا

یہ دیکھو کرچیاں ہیں آئنے کی
سلیقے سے بکھرنا چاہیے تھا

اکیلی رات بستر پر پڑی ہے
ہمیں اس دن سے ڈرنا چاہیے تھا

Marfat.com

O

خلش ہر لحظہ رہتی تھی، خفا ہونا ہی بہتر تھا
ہُوئے حالات ہی ایسے جُدا ہونا ہی بہتر تھا

جگر خوں ہو گیا اپنا گُل و گلشن کی تزئیں میں
چڑھا تھا قرض نسلوں کا ادا ہونا ہی بہتر تھا

یہاں انساں نہ تھا کوئی خدائی کے تماشے تھے
مری بستی کا طوفانِ بلا ہونا ہی بہتر تھا

نہ جانے کس جگہ کس طور مائل ہو مری جانب
سفر میں ساتھ ساتھ اس کے سدا ہونا ہی بہتر تھا

Marfat.com

پیمبرؐ چونکہ اِس خلقِ خدا میں سب سے بہتر ہے
پیمبرؐ کا سرِ کوہِ صفا ہونا ہی بہتر تھا

وہاں رستہ نہ تھا کوئی کہ اُلجھن سے نکل جاتے
مرے ہر لفظ کا وقفِ دُعا ہونا ہی بہتر تھا

وہ لُطفِ دیدِ شانِ دستگیری تو رہا اپنا
یوں بربادی کا پھر گھر میں بپا ہونا ہی بہتر تھا

کِیا تھا کام صیّادوں کا خود ہی باغبانوں نے
ترا اُس وقت گلشن میں صبا ہونا ہی بہتر تھا

بہت رُسوا کیا اِس کج کلاہی کی تمنّا نے
یہاں تو اِک فقیرِ بے نوا ہونا ہی بہتر تھا

Marfat.com

O

ہزاروں حسرتوں، ارماں کا شیشہ ٹوٹ جاتا ہے
کسی مفلس کی جب بیٹی کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے

سلاخیں چیر کر پیوست ہوتا ہے کبھی دل میں
کبھی سینے سے ٹکرا کر بھی نیزہ ٹوٹ جاتا ہے

قیامت سی گزرتی ہے مری جاں پر اسی لمحے
حسیں یادوں کا جن لمحوں میں سپنا ٹوٹ جاتا ہے

میں جس سے باندھتا ہوں اپنے مستقبل کی اُمّیدیں
مری قسمت کا وہ روشن ستارہ ٹوٹ جاتا ہے

نبیلؔ ادنیٰ کرشمہ ہے یہ موجودہ سیاست کا
کہیں مسجد کہیں کوئی شوالا ٹوٹ جاتا ہے

Marfat.com

O

ہر ایک سانس دلِ غم زدہ پہ بھاری ہے
ترے بغیر گزرتی نہ تھی ، گزاری ہے

اگرچہ ظلمتِ شب کا طلسم طاری ہے
پسِ نظر کسی جگنو کا فیض جاری ہے

عجب گھٹن ہے، کبھی سوچنے نہیں دیتی
ہماری سانس پہ کس کی اجارہ داری ہے

تمھارا سر جو سلامت ہے تم کو کیا معلوم
جو قرض ہم نے چکایا ہے کتنا بھاری ہے

ہمارے سامنے بھی ہے نظر سے اوجھل بھی
اِک ایسے شخص سے اب دوستی ہماری ہے

Marfat.com

یہ سوچنا جو کبھی ایسے کرب سے گزرو
کہ ہم نے آج کی شب کس طرح گزاری ہے

کوئی نہیں جو نہ آتا ہو زرد پھول لیے
یہ تیرے شہر کی کیا رسمِ غمگساری ہے

محبتوں کا وہ طوفاں اُتر گیا شاید
اب اُس کے ساتھ ملاقات وضعداری ہے

فلک پہ چاند بھی ہے بادلوں کے جُھرمٹ بھی
وصال و ہجر کے مابین جنگ جاری ہے

تری طلب میں پھرا ہوں فلک فلک اور دوست
تری تلاش میں دنیا بھی چھان ماری ہے

یہاں کسی نے کبھی آئنہ نہیں دیکھا
ہر ایک شخص تمناؤں کا بھکاری ہے

Marfat.com

فضائے زیست پہ کیسا سکوت طاری ہے
نہ کیفِ جاں ہے ترا غم نہ دل پہ بھاری ہے

اُتار پائے نہ تیری نظر کا قرض مگر
یہ جان ہار کے تیری نظر اُتاری ہے

میں کھیلتا تھا ترے ساتھ ہارنے کے لیے
وہ جنگ تو بھی نہ جیتا جو میں نے ہاری ہے

یہ کس نے بھر دیا بنیادِ فکر میں بارود
یہ کیسا خوف ہر اِک ذہن و دل پہ طاری ہے

گزار دی ہے مگر کیسے ، دل کو ہے معلوم
وہ ایک رات جو عمرِ رواں پہ بھاری ہے

خریدنے کو چلے آئے عہدِ آئندہ
وہ جن کے پاس گذشتہ کی ریزگاری ہے

Marfat.com

ہمیں تو گھر کو پلٹنا ہے شام سے پہلے
تمھارا کیا ہے تمھاری تو شہر داری ہے

ہمارے خواب کسی شخص سے نہیں ملتے
کہ ہم نے رات نہیں زندگی گزاری ہے

ہم اُٹھتے بیٹھتے اکثر یہ بات سوچتے ہیں
ترے جہان میں کیا حیثیت ہماری ہے

مرا قبیلہ حسینیؑ ہے اس لیے بھی نبیلؔ
سِناں کی نوک پہ یہ زندگی گزاری ہے

نبیلؔ وقت لگے گا کچھ اُس کے بھرنے میں
جو زخم دل پہ لگا ہے وہ زخم کاری ہے

Marfat.com

O

میں اِدھر اور تُو اُدھر تنہا
کاٹنا ہے یونہی سفر تنہا

چاند نے مجھ سے اِک سوال کیا
دیکھ کر تجھ کو بام پر تنہا

ایک تُو اور تیرا راج محل
ایک میں اور رہگزر تنہا

Marfat.com

تجھ کو رخصت کیا تو سوچتا ہوں
کون اب جائے اپنے گھر تنہا

بستیاں پُر ہجوم ہیں کتنی
پھر بھی انسان کس قدر تنہا

نم ہیں ہر پھول کی حسیں پلکیں
کون رویا ہے رات بھر تنہا

جانے تعبیر خواب کی کیا ہو
پھول دیکھا ہے شاخ پر تنہا

Marfat.com

O

ہے عشق بھی عزیز ، دل و جاں بھی ہیں عزیز
یاروں کو شہر بھر کے گریباں بھی ہیں عزیز

اب مدح و دم کی کوئی حقیقت نہیں رہی
نقّاد بھی عزیز، ثنا خواں بھی ہیں عزیز

ہم آشنائے درد بھی ہیں، خوش نظر بھی ہیں
خارِ چمن عزیز ، گلستاں بھی ہیں عزیز

جاتے ہیں اپنی دنیا لیے ساتھ ہر جگہ
ہم کو حرم عزیز، شبستاں بھی ہیں عزیز

مجھ کو بدلتے موسموں کی خُو بھلی لگی
دو چار دن، تو آنکھ کے مہماں بھی ہیں عزیز

Marfat.com

O

زمانے سے جو ہم لپٹے ہوئے ہیں
جہاں میں معتبر ہونے لگے ہیں

اُسی دہلیز کا صدقہ ہے یہ بھی
ہمارے سر یہاں زینت بنے ہیں

ابھی تک تو سفر ریگِ رواں تھا
یہاں سے پھر سمندر سامنے ہیں

بہر صورت انھی سے کام لیجے
یہ دست و پا مقدّس ہو رہے ہیں

جہاں پاؤں بھی مستحکم نہیں تھے
وہاں کچھ لوگ سر کے بَل کھڑے ہیں

زمیں زرخیز ہے فضلِ خدا سے
مگر ہم ہیں کہ کانٹے بو رہے ہیں

ابھی پسپائی کا خطرہ نہیں ہے
ابھی کچھ لوگ صف باندھے کھڑے ہیں

Marfat.com

چشمِ خونچکاں

اِس اپنے
عہد میں کھولی ہے
آنکھ جس دن سے
کہیں غبار
کہیں پر دُھواں دکھائی دیا
کہیں پہ رَوندی ہوئی
آرزو کے خواب ملے
کہیں ملے ہیں
تمنّاؤں کے جلے لاشے
زمینِ شوق کو دیکھا ہے
ثمر اُگلتے ہوئے
فلک سے

Marfat.com

ٹوٹ کے برسے ہیں جبر کے بادل
اِس اپنے
عہد میں کھولی ہے
آنکھ جس دن سے
جلے بُجھے ہوئے منظر
فگار سے لمحے
نظر نظر کو ملے ہیں
لہولہو موسم
سو اپنی آنکھ
جو عطیے میں دوں
تو کیسے دوں
کہ آنکھ آنکھ نہیں
چشمِ خونچکاں ٹھہری

Marfat.com

O

اے جان فراموش مرے خواب نہ کرنا
یہ نقشِ وفا ہیں انھیں کمیاب نہ کرنا

ملتی ہے کہاں آنکھ کوئی درد سنبھالے
یہ دولتِ کمیاب ہے نایاب نہ کرنا

کم خوابی کی تکلیف بہت سہنا پڑے گی
دنیا میں کبھی حسرتِ کمخواب نہ کرنا

اے دل! اُسے جانا ہی تھا رُکتا بھی تو کیسے
اے جاں کے عدو اب مجھے بے تاب نہ کرنا

پھر چھُو نہ سکو گے کبھی خوشبو کے خزانے
اُس گُل کی حقیقت کو کبھی خواب نہ کرنا

Marfat.com

O

شب کے کافور اُجالوں کے امر ہونے تک
ہم جلائیں گے لہو اپنا سحر ہونے تک

جانے کیوں میں ہی فقط تختۂ تعریض رہا
ذرۂ خاک سے تخلیقِ بشر ہونے تک

مر نہ جائے مری آواز کہیں سینے میں
کسی ہمسائے کی دیوار میں در ہونے تک

کیا کہیں کیسی قیامت تھی جو ٹوٹی دل پر
جنبشِ لب سے تری آنکھ کے تر ہونے تک

آج جس نخل کی چھاؤں میں اماں ملتی ہے
وقت کے تھل میں جلا ہے وہ شجر ہونے تک

Marfat.com

O

کبھی کبھی تو یہ منظر دکھائی دیتا ہے
کہ آسماں بھی زمیں پر دکھائی دیتا ہے

فشارِ شب میں کسی پل نظر نہیں آتا
وہ ایک خواب جو دن بھر دکھائی دیتا ہے

کئی دنوں سے ہمیں گھر بھی گھر نہیں لگتا
دل و نظر میں عجب ڈر دکھائی دیتا ہے

مروتاً بھی اگر کوئی ہم سے ہنس کے ملے
ہمیں خلوص کا پیکر دکھائی دیتا ہے

Marfat.com

وہ جس نے ہم کو محبت میں پھول بھیجے تھے
اُسی کے ہاتھ میں خنجر دکھائی دیتا ہے

ہر ایک ذرّے کے دل میں ہزار آنسو ہیں
یہ دشت مجھ کو سمندر دکھائی دیتا ہے

مجھے یہ خواب تو آنکھوں سے دیکھ لینے دو
کبھی کبھی تو یہ منظر دکھائی دیتا ہے

کچھ اس غضب کی ہے وحشت سی بام و در میں نبیلؔ
کسی کھنڈر کی طرح گھر دکھائی دیتا ہے

Marfat.com

O

اُس نے پیشانی پہ کیا دستِ شفا رکھا ہے
شہر کے شہر نے اِک حشر اٹھا رکھا ہے

دل دھڑکتا ہے تو بس تیرے لیے ہی ورنہ
خاک کا ڈھیر ہوں اور خاک میں کیا رکھا ہے

توڑ دیتے ہو مرے دل کو کبھی جوڑتے ہو
تم نے تو پیار کو اک کھیل بنا رکھا ہے

خواہشیں بڑھتی ہیں بڑھتی ہی چلی جاتی ہیں
کس نے انسان کو یہ روگ لگا رکھا ہے

Marfat.com

اُس میں احساسِ مروت کو نہ ڈھونڈا کرنا
جس کو حالات نے سُولی پہ چڑھا رکھا ہے

اِک ترا غم ہو تو چہرے پہ بکھیرا جائے
کتنے غم ہیں جنھیں سینے سے لگا رکھا ہے

آندھیاں ایسی اُٹھیں بجھ گئے سورج، لیکن
اِک دیا ہم نے بہر طور جلا رکھا ہے

کون رکھتا ہے یہاں یاد کسی کو بھی نبیلؔ
اچھے اچھوں کو زمانے نے بھلا رکھا ہے

Marfat.com

O

اب کیا تمھیں بتاؤں وہ کیا دے گیا مجھے
مانگے تھے پھول خارِ جفا دے گیا مجھے

وہ خود ہی اشکبار تھا، خود ہی تھا مضطرب
لیکن سکونِ دل کی دُعا دے گیا مجھے

منصف کی عقل و ہوش کا ماتم نہ کیوں کروں
مجرم تھا کوئی اور سزا دے گیا مجھے

رنگینیٔ جہاں کو میں سمجھا تھا جاوداں
مرجھا کے پھول درسِ فنا دے گیا مجھے

سنجیدگی سے مجھ کو کوئی واسطہ نہ تھا
اِک تیرا غم یہ طرزِ ادا دے گیا مجھے

Marfat.com

O

ایک وہ ، جس نے سرِ بازار رُسوا کر دیا
ایک میں ہوں، جس نے تیرے سر کو اونچا کر دیا

جذب دیواروں میں جس کی خون اپنا کر دیا
بند اُس گھر سے ہمارا آب و دانہ کر دیا

آندھیوں کی زد پہ رکھ کر آرزوؤں کے چراغ
ہم نے اپنی زندگی میں خود اندھیرا کر دیا

شام تک یادوں کے سورج نے دیا راہوں میں ساتھ
رات جب آئی تو اشکوں نے اُجالا کر دیا

Marfat.com

جس کے چہرے پر کسی موسم میں شادابی نہیں
اس نے اپنے آپ کو کس درجہ پیاسا کر دیا

کم سے کم اک بار تو کر ظرف سے اپنے سوال
خون تیرے جسم کا کس کس نے کالا کر دیا

انتقام ایسا لیا ہے دشت کی اِس دُھوپ نے
دیکھتے ہی دیکھتے دریا کو قطرہ کر دیا

اِک پرندہ جس میں سو جاتا تھا آ کر رات کو
وقت نے ویران وہ بھی آشیانہ کر دیا

کیا لگائے گا کوئی قیمت بھلا میری نبیلؔ
میں نے خوابوں سے ہی تعبیروں کا سودا کر دیا

Marfat.com

O

نوکِ خنجر پہ جو رکھا ہوگا
سر وہی سب میں کشیدہ ہوگا

اس قدر پیار نہ کرنا مجھ سے
کل مجھے لوٹ کے جانا ہوگا

جھانک کر دیکھ بیاضِ دل میں
اِک ترا نام ہی لکھا ہوگا

Marfat.com

سوچتا ہوں کہ بُھلا دوں اُس کو
ایسی سوچوں سے بَھلا کیا ہوگا

رنگ جتنے بھی ملے دنیا کو
سب ترے حسن کا صدقہ ہوگا

جس کی کھاتا ہے خدا بھی سوگند
سوچتا ہوں کہ وہ کیسا ہوگا

رات کیا چیز، سویرا کیا ہے
تیری زلفیں ،. ترا چہرہ ہوگا

دل پہ کیا گزری بتانا سچ سچ
چاند کل تم نے بھی دیکھا ہوگا

Marfat.com

O

میں سوچتا تھا وہ جس کو پری نہیں اُتری
وہ آسماں تھی زمیں پر کبھی نہیں اُتری

تلاشِ ذات کا منظر عجیب منظر ہے
دل و نظر میں ابھی آگہی نہیں اتری

اِسی سبب سے تو زندہ بھی ہے قبیلہ مرا
کہ حوصلوں میں ابھی بے بسی نہیں اتری

Marfat.com

بُتانِ سنگ تراشوں بطرزِ آذر میں
مرے خیال میں۔ یہ کافری نہیں اتری

نظر نظر میں ہوس اور منافقت ہے یہاں
دلوں کی تہہ میں ابھی دوستی نہیں اتری

نئی رتوں میں ہے کتنا عجیب سا موسم
کہ ساونوں میں کوئی بھی نمی نہیں اتری

ہمارا شوق جو رانجھا بنے تو کیسے بنے
ہمارے دل میں ابھی ہیر ہی نہیں اتری

Marfat.com

○

دشتِ پُر خار میں راحت نہیں دیکھی جاتی
چل پڑیں جب تو مسافت نہیں دیکھی جاتی

یُورشِ سنگِ ملامت نہیں دیکھی جاتی
مجھ سے اب خود مری حالت نہیں دیکھی جاتی

آندھیاں لپٹی ہُوئی آتی ہیں آفات کے ساتھ
اب تو حالات کی صورت نہیں دیکھی جاتی

Marfat.com

چاہنے والا کوئی کاش نظر آ جائے
تیری آنکھوں میں یہ حسرت نہیں دیکھی جاتی

نقشۂ زیست بدل ڈالا ہے اُس نے میرا
دیدہ و دل کی تو حیرت نہیں دیکھی جاتی

ناتراشیدہ گُہر کی بھی پرکھ کر ناداں
سیرت اچھی ہے تو صورت نہیں دیکھی جاتی

اور بھی اُس کو خدا قوتِ بینائی دے
جس نظر سے مری شہرت نہیں دیکھی جاتی

ہے نبیلؔ اب کے غبارِ رہِ جاناں پہ نظر
چشمِ مشتاق کی حسرت نہیں دیکھی جاتی

Marfat.com

O

میری یادیں سنبھال رکھا کرو
ہجر میں بھی وصال رکھا کرو

موسموں کا خیال رکھا کرو
کچھ لہو میں ابال رکھا کرو

زندگی روز مرتی رہتی ہے
درد میں اعتدال رکھا کرو

پیار کرتے رہا کرو ہر پل
اور دل کو نڈھال رکھا کرو

Marfat.com

لب نہ کھولو کسی بھی محفل میں
گفتگو میں کمال رکھا کرو

دن کو دن کی خبر نہیں رہتی
زلف کو تم، سنبھال رکھا کرو

صلح کرتے رہا کرو ہر پل
دشمنوں کو نڈھال رکھا کرو

جو دیا دل میں جلتا رہتا ہے
بام پر وہ اُچھال رکھا کرو

یہ ہُنر کام آئے گا اک دن
درد دل میں سنبھال رکھا کرو

Marfat.com

O

ہیں وہی مانوس آہیں اور دھواں دیکھا ہوا
پھر وہی منظر ہے زیرِ آسماں دیکھا ہوا

رہبری کے بھیس میں ہے رہزنی شعلہ فشاں
دوستو! اپنا ہے میرِ کارواں دیکھا ہوا

درد کے منظر رہے شوقِ جنوں میں عمر بھر
موسمِ گل میں بھی تھا دل کا سماں دیکھا ہوا

آرزوؤں کا تماشا، اشک کی برسات میں
آنکھ میں ہے دامنِ دجلہ نہاں دیکھا ہوا

رنگ ہر لحظہ نئے، ہر لحظہ منظر مختلف
ہے بظاہر آنکھ میں پھر، آسماں دیکھا ہوا

Marfat.com

O

یہ میرے جسم و جاں کو کیا ہوا ہے
یہ آخر کون دل میں بس گیا ہے

محبت کی کلی کو پھوٹنے دے
محبت خوشبوؤں کا سلسلہ ہے

تمھیں میں کیسے بتلاؤں کہ اب تو
مرا سب کچھ تمھارا ہوگیا ہے

ہوائیں تیز ہیں یا واہمے ہیں
دریچہ کس لیے یہ بج رہا ہے

Marfat.com

اُجالے خواب ہوتے جا رہے ہیں
اندھیرا آنگنوں میں آ بسا ہے

کہاں یادوں کی سوغاتیں سنبھالیں
مجھے اب اور بھی کچھ سوچنا ہے

محبت روشنی ہی روشنی ہے
محبت زندگی کا سلسلہ ہے

مجھے رُسوائیوں کا ڈر نہیں ہے
مرا ہر حال میں وہ آسرا ہے

نبیلؔ اِس شہر میں کیوں آ گئے ہو
یہاں پر کون تم کو جانتا ہے

Marfat.com

O

شبِ فراق جو سینے پہ کچھ عذاب گرے
ہماری آنکھ میں روشن تھے جتنے خواب گرے

ہوائے شہر میں اب تک اُنھی کا نوحہ ہے
ہمارے آنے پہ رستے میں جو گلاب گرے

ستارے گرتے ہیں اکثر ہمارے آنگن میں
عجب نہیں کہ کسی روز ماہتاب گرے

میں تجھ کو جب بھی کبھی ڈھونڈنے کو نکلا ہوں
تو مجھ پہ سنگ عداوت کے بے حساب گرے

لہو ہُوا شبِ غم کتنی آرزوؤں کا!
ہماری آنکھ کی پُتلی سے کتنے خواب گرے

فلک کا گرنا جو ممکن نہیں تو پھر اے نبیلؔ
ہماری آہ سے دیوارِ اضطراب گرے

Marfat.com

O

چار سو تے ہیں تو روتے ہیں ہزار آخرِ شب
اُس کی دُزدیدہ نگاہی کی پکار آخرِ شب

سب ستارے بھی گلستاں میں اُتر آئے ہیں
مہرباں ہو گئی گلشن پہ بہار آخرِ شب

کتنے رستے میں رہے کتنے سَحَر تک پہنچے
چاند کرتا ہے ستاروں کا شمار آخرِ شب

تاکہ مہمان فقط رہنا پڑے لمحوں کا
خواب میں آیا بھی تو آیا ہے یار آخرِ شب

دامنِ عشق سرِ گور جو چھوڑا ہے نبیلؔ
خاک اُترا ہے جو اُترا ہے خمارِ آخرِ شب

Marfat.com

O

خاکساری کیجیے یا شہر یاری کیجیے
ہو سکے تو پیار کا فرمان جاری کیجیے

جو ہمارا حال ہے اس سے الگ ان کا نہیں
ساکنانِ شہر سے کیا پردہ داری کیجیے

آپ جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں معلوم ہے
پیار کر سکتے نہیں باتیں تو پیاری کیجیے

بُھول کر ہم چھوڑ دیں گے یہ گماں سچا نہیں
آپ اپنے شہر کا پتھر نہ بھاری کیجیے

Marfat.com

جن سے کچھ حاصل نہیں تعمیر خواہی کے سوا
ایسے خوابوں میں بکھر کر رات ساری کیجیے

ہم ابھی مر جائیں کافی ہے اشارہ آپ کا
آنکھ کو خنجر نہ ابرو کو کٹاری کیجیے

کشتگانِ خنجر تسلیم کہلاتے ہیں آپ
کچھ تڑپ دِکھلایئے کچھ بے قراری کیجیے

سرکشانِ عشق پھر آمادہٗ فریاد ہیں
پھر کوئی فرمانِ قتلِ عام جاری کیجیے

Marfat.com

O

اِس درد کے بے سمت طلسمات سے واقف
ہر آنکھ تو ہوتی نہیں برسات سے واقف

سُلطانِ وطن سے نہ کوئی عرض کروں گا
سُلطانِ وطن ہے مرے حالات سے واقف

کہتا ہے مجھے کوچۂ جاناں میں لیے جا
حالانکہ ہے دل عشق کی آفات سے واقف

بُلبُل نے ابھی دستِ خزاں دیکھا نہیں ہے
بُلبل ہے ابھی پیار کے نغمات سے واقف

لگتا ہے کہ پھر نقص کوئی ڈھونڈ ہی لے گی
ہے میرا ہُنر آنکھ کی اوقات سے واقف

Marfat.com

O

کیسا ہے نہاں گرد میں دریا مرے آگے
اوجھل ہے ابھی آنکھ سے کیا کیا مرے آگے

ہاتھ آئی ہے کیا تہمتِ دل دار عبث میں
جھکتی ہی نہیں چشمِ زلیخا مرے آگے

گوندھا ہے جسے خُلد میں خود دستِ خدا نے
بکھرا ہے وہی خاک کا پتلا مرے آگے

Marfat.com

میں حالِ دل و جان اسی سے ہی کہوں کیوں
رہتا جو نہیں صورتِ زیبا مرے آگے

دوشیزگیٔ صبح کے چہرے سے عیاں ہے
جو رنگ ترے روپ کا نکھرا مرے آگے

بے زار ہوں احباب کی اس خندہ زنی سے
ہنسنا بھی ہے اس طرز کا رونا مرے آگے

جس سمت بھی دیکھوں میں نبیلؔ اُس کو ہی دیکھوں
رہتا ہے وہی چاند سا چہرہ مرے آگے

Marfat.com

O

میں کیسی یاس میں اب کھو گیا ہوں
کئی برسوں سے اس کو ڈھونڈتا ہوں

مرے لب کا تبسم مر چکا ہے
نئی تہذیب کا میں سانحہ ہوں

ترقی پر ہنسی آتی ہے مجھ کو
میں جب مفلس کے گھر میں جھانکتا ہوں

وجودِ غیر تھراتا ہے مجھ سے
میں خود داری کا ایسا دائرہ ہوں

مری تقدیر میں غربت ہے پیارے
مگر پھر بھی پرستار انا ہوں

مقید کون کرسکتا ہے مجھ کو
مثالِ نغمہ ہوں مثلِ صبا ہوں

Marfat.com

○

عکسِ گُل کب ترے چہرے سے عیاں ہوتا ہے
زلف بکھرے تو گھٹاؤں کا سماں ہوتا ہے

منزلِ شوق کا ہوتا ہے تعین اِن سے
تیری آنکھوں پہ ستاروں کا گماں ہوتا ہے

تو جہاں دل کو مسلنے کی شقاوت کر دے
گوہرِ اَشک وہیں رقص کناں ہوتا ہے

Marfat.com

میرے سگریٹ سے جو اٹھتی ہیں لکیریں اکثر
میرے پیارے تری یادوں کا دھواں ہوتا ہے

خشک سالی سے جبیں میری زمیں کی اُجڑی
دیکھ کر آنکھ سے دریا سا رواں ہوتا ہے

ضربِ کاری سے جو دشمن کا جگر چاک کرے
آنکھ کا تارا وہی شیر جواں ہوتا ہے

ایک لمحہ نہ گزرتا تھا نبیلؔ اس سے پرے
آج وہ چہرہ خدا جانے کہاں ہوتا ہے

Marfat.com

O

ذرا نظر تو ملے سارے غم بھلا دے گا
وہ دیکھتے ہی مجھے آج مسکرا دے گا

شبِ سیاہ میں تلووں کے آبلوں کی قسم
مرا جنوں شبِ صحرا دیے جلا دے گا

جلا رہا ہے جو دیوانگی میں ہر گھر کو
جنوں بڑھے گا تو اپنا بھی گھر جلا دے گا

مرے شعور کو بننے تو دو عصائے کلیم
کہ آبِ نیل مجھے خود ہی راستہ دے گا

میں تیرگیِ شبِ ہجر سے نہیں ڈرتا
ترا خیال مری رات جگمگا دے گا

تو اپنا ہاتھ کسی کا درگدا نہ بنا
زمانہ خود ہے بھکاری کسی کو کیا دے گا

Marfat.com

O

کیا ہوا وہ مہرباں خاموش ہے
میرے غم پر آسماں خاموش ہے

سب مقدر کے ستارے بجھ گئے
چاہتوں کا اب جہاں خاموش ہے

سامنا اُس کا ہوا تو ہے مگر
آنکھ نم ہے اور زباں خاموش ہے

خوف کے سائے بڑے گہرے ہوئے
سو مکینوں کا مکاں خاموش ہے

قافلہ گزرا نہیں، مدّت ہوئی
کارواں کا کارواں خاموش ہے

کس سفر پہ آج نکلے ہو نبیلؔ
منزلوں کا ہر نشاں خاموش ہے

Marfat.com

O

کوئی بادل تو بارانی ملے گا
صدا کرتے چلو پانی ملے گا

کھڑی ہے تشنگی کانٹوں کی لیکن
لہو باقی نہیں پانی ملے گا

ابھی سے کشتیوں کو ٹھیک کر لو
سمندر آگے طوفانی ملے گا

یہ دنیا ہے سخن کے دشمنوں کی
یہاں ہر لفظ لا یعنی ملے گا

بپا ہوتا ہے تہذیبی تصادم
غزل کو غالبِ ثانی ملے گا

رگڑ کے ایڑیاں دیکھو نبیلؔ
تمھیں زیرِ قدم پانی ملے گا

Marfat.com

O

ہَوا کے ہاتھ میں اپنا ہُنر نہیں دیتے
کبھی بگولوں کے رہنے کو گھر نہیں دیتے

میں اپنے راہنماؤں سے اب بھی شاکی ہوں
دُعا تو دیتے ہیں عزمِ سفر نہیں دیتے

عجیب موسمِ بے کیف ہے خیالوں میں
مہکتے پھول بھی لطفِ سحر نہیں دیتے

ہیں چیدہ کشفِ حقیقت جنھیں نصیب ہوا
جو کور ذوق ہوں اُن کو نظر نہیں دیتے

ہمارے ہاتھ ہیں پتوار کی کلائی پر
اگرچہ راستہ اب بھی بھنور نہیں دیتے

ابھی ہیں اور کئی منزلیں نگاہوں میں
نظر کا ساتھ مگر بال و پر نہیں دیتے

Marfat.com

O

زندگی جینے کا ہے یا پھر ہے مرجانے کا نام
درد سہتے رہنا ہے بس میرے افسانے کا نام

زندگی ہرگز نہیں جھک کر جیے جانے کا نام
زندگی تو ہے کفِ قاتل سے ٹکرانے کا نام

ہے سیاست بھی ستارے توڑ کر لانے کا نام
سادہ لوحوں کو کھلونے دے کے بہلانے کا نام

چاک داماں پھر رہا ہے شہر میں ہر بُوالہوس
رکھ لیا ہے جس نے اپنا مجھ سے دیوانے کا نام

کس قدر مشکل وفا کے راستے کا ہے سفر
اور سفر کی داستاں کا لطف دُہرانے کا نام

Marfat.com

ہم نے سر دے کر سکھایا سرفروشی کا ہُنر
ہم نے زندہ کر دیا دنیا میں پروانے کا نام

کس قدر کمزور ہے میری اُمنگوں کا بدن
اور تیری آبرو ہے زخم سلگانے کا نام

کیف چھایا اس طرح کچھ اس کی آنکھیں دیکھ کر
آ گیا بے ساختہ ہونٹوں پہ پیمانے کا نام

کیا قیامت ہے کہ میرے شہر یاروں کے لیے
خسروی ٹھہرا ہے گھر کو بیچ کر کھانے کا نام

جانے کیسے آ گیا ہوں تیرے دروازے پہ میں
ہاں اسی کو کہتے ہیں سب دل کو بہلانے کا نام

اس سے آگے جو بھی ہوگا پھر وہ دیکھا جائے گا
اب تو ہم نے دے لیا رشوت کو نذرانے کا نام

عمر کے ہر موڑ پر یوں شہر بھر میں اب نبیل
نیک نامی تو لیے پھرتا ہے فرزانے کا نام

Marfat.com

O

اندھیرا جس جگہ پہ تیرگی تصویر کرتا ہے
وہیں سے اک نیا سورج دیا تعمیر کرتا ہے

میاں! ہر لفظ میں اپنا لہو تحریر کرتا ہے
غزل کو محترم تو عہد کا ہر میر کرتا ہے

وہ جس بے حسن کو دیکھا نہ ہم نے آنکھ بھر کر بھی
اُسی کے حسن کی سارا جہاں تشہیر کرتا ہے

ارادہ بے ارادہ میری نظریں دیکھ لیتی ہیں
وہ جب بھی چاند کی کرنوں پہ کچھ تحریر کرتا ہے

تری تو راہ تکتی ہے نہ جانے کب سے خود منزل
مگر تُو ہے نہ جانے کس لیے تاخیر کرتا ہے

جہاں والو! چُراتا ہے تمھارے خواب جو اکثر
وہی تو ہے جو سب کے خواب کی تعبیر کرتا ہے

Marfat.com

O

سوادِ گُل میں ہے خوشبو براجمان ابھی
اے باغبان اسے توڑنے کی ٹھان ابھی

ہمیں ٹھہرنا نہیں ہے گلاب سایوں میں
ہماری راہ میں باقی ہیں امتحان ابھی

کہاں وفاؤں میں سُرخی لہو کی شامل ہے
اسی لیے تو ادھوری ہے داستان ابھی

ہَوائے تُند مسلسل ہمارے در پہ ہے
ہمارے پاؤں کے نیچے رہے چٹان ابھی

خیال تھا کہ سراپا ہے آئنہ اُس کا
چڑھی تیوری تو ٹوٹا مرا گمان ابھی

سبھی یہ زینت و تزئیں چمن کی ہم سے ہے
جو چاہیں ہم تو پڑے پاؤں باغبان ابھی

Marfat.com

O

تن پہ سر جن کے نہیں اُن کے ہی سردار ہیں ہم
قافلہ کوئی نہیں قافلہ سالار ہیں ہم

جانے کیوں شام سے بڑھ جاتی ہے دھڑکن دل کی
یہ غلط ہے کہ کئی سال سے بیمار ہیں ہم

آنکھ کے تل کے برابر بھی نہیں جن میں وفا
اُن کا دعویٰ ہے تہہِ دل سے وفادار ہیں ہم

کون ہے اپنا یہاں کس کو بتائیں آخر
کس قدر رنج و مصائب میں گرفتار ہیں ہم

آپ کے سر پہ جو رکھی ہے زمانے نے نبیلؔ
ایسی دستارِ فضیلت کے تو حق دار ہیں ہم

Marfat.com

○

دکھائی دیتی ہے جس میں گلاب کی صورت
اُس آئنے کی طرح ہے جناب کی صورت

خزانے اب کے بھی قاروں سمیٹ لیتے ہیں
زمیں سے بُھوک اُگے گی عذاب کی صورت

جہاں میں پیار کی خوشبو بکھیرنے والے
دکھائی دیتے ہیں تازہ گلاب کی صورت

خزاں کے ہاتھ میں عبرت کا اشتہار بنے
وہ لوگ تھے جو کبھی ماہتاب کی صورت

Marfat.com

اُسی کو تکتے رہے اور اسی کو سنتے رہے
سوال کی تھی نہ کوئی جواب کی صورت

جنابِ شیخ ہیں پھر کرسیٔ عدالت پر
عجیب نکلے گی اب احتساب کی صورت

چٹان جیسی ڈھلانوں کی شکل رکھتی ہے
یہ زندگی ہے بظاہر حباب کی صورت

وہ اک حسین سا چہرہ گلاب جیسا تھا
یہ بات یاد رہی رات خواب کی صورت

نبیلؔ تلخ رُتوں سے شکایتیں کیسی
خیالِ یار ہے سر پہ سحاب کی صورت

Marfat.com

O

ذائقے زیست کے تلخی میں بدل جاتے ہیں
عمر کے ساتھ، سبھی شوق بھی ڈھل جاتے ہیں

وقت بگڑا تو بزرگوں کا کہا یاد آیا
آستینوں میں کبھی سانپ بھی پل جاتے ہیں

راج نیتی کے یہ تاجر ہیں سبھی نابینا
کھوٹے سکے یہاں آرام سے چل جاتے ہیں

شہر آشوب کی نظروں کا جو مرکز تھا کبھی
دیکھ کر لوگ اُسے راہ بدل جاتے ہیں

اِس سے پہلے کہ زمانہ تجھے رُسوا کر دے
ہم ترے شہر سے اے جانِ غزل جاتے ہیں

Marfat.com

O

مہک، جگنو ، دِیا کوئی نہیں ہے
نہیں اے دل ترا کوئی نہیں ہے

تو پھر یہ بولتا ہے کون مجھ میں
اگر تیرے سوا کوئی نہیں ہے

پرندے کُوچ کرتے جا رہے ہیں
شجر گرچہ گرا کوئی نہیں ہے

بجز دیدارِ جاناں! اے طبیبو!
مرے دکھ کی دوا کوئی نہیں ہے

محبت خود خدا ہے اس جہاں میں
محبت کا خدا کوئی نہیں ہے

Marfat.com

کسی کی حسرتیں جب ٹوٹتی ہیں
پلٹ کر دیکھتا کوئی نہیں ہے

پرندے کوچ پر راضی نہیں ہیں
شجر گرچہ ہرا کوئی نہیں ہے

اندھیرے دندناتے پھر رہے ہیں
کسی گھر میں دیا کوئی نہیں ہے

نبیلؔ اس زندگی کا کیا کرو گے
کہ اب بختِ رسا کوئی نہیں ہے

Marfat.com

O

وفا کا نور بھی لوحِ جبیں تک آ پہنچا
مریضِ عشق دمِ واپسیں تک آ پہنچا

یہ کیسا خُلق ہے جس نے تباہ کر ڈالا
کہ اب تو غیر مری آستیں تک آ پہنچا

ہوائے درد نے اُس کا چمن اُجاڑ دیا
وہ آسمان پہ تھا، اب زمیں تک آ پہنچا

Marfat.com

کوئی نہ عشق کی رہ میں بچانے آئے گا
یہ روگ بڑھتا ہوا جان و دیں تک آ پہنچا

خود آشنائی کی تھیں منزلیں نگاہوں میں
جہاں سے میں تھا چلا اب وہیں تک آ پہنچا

زمیں پہ جس کا مقدر ہی تیرگی ٹھہرا
وہی ستارہ تو ماہِ مبیں تک آ پہنچا

نبیلؔ حسن سخن کی عجیب پرتیں تھیں
وفورِ نُطق سخن آفریں تک آ پہنچا

Marfat.com

O

خوفِ خدا تھا جب نہ مجھے ڈر کسی کا تھا
وہ وقت میرے عشق میں دیوانگی کا تھا

ہر روز، روزِ عید تھا؛ ہر شب، شبِ برات
وہ دور ہی کچھ اور میری زندگی کا تھا

کرتا تھا بات بات میں جو گل فشانیاں
ہر وقت ہر زبان پہ چرچا اسی کا تھا

ماضی میں بھی تو نور رہا ظلمتوں کے ساتھ
تب بھی سوال ظلمتوں میں روشنی کا تھا

اس نے تو کر دیا تھا حقیقت کو بے نقاب
اِلزام بت تراش پہ بے پردگی کا تھا

Marfat.com

شاید اُسے گریز تھا میری نگاہ سے
لیکن مری نگاہ میں جلوہ اُسی کا تھا

وہ شخص سیم و زر سے نہ دامن چھڑا سکا
دعویٰ قلندروں کی جسے ہمسری کا تھا

غم ہائے روزگار سے سہما ہوا تھا دل
جیسے مرے نصیب پہ سایہ کسی کا تھا

تھی بات میکشوں کی بہت مختصر مگر
قصہ طویل شیخ کی تر دامنی کا تھا

برہم مزاجِ یار نہ کر دے کوئی رقیب
غم تھا اگر مجھے تو بس اس بات ہی کا تھا

ڈرتا کہاں تھا میں بھی کسی اور سے مگر
ڈر تھا مجھے تو دوستوں کی دوستی کا تھا

Marfat.com

O

جھکاؤں سر تو کچھ ایسے اَنا اُلجھتی ہے
کسی چراغ سے جیسے ہوا اُلجھتی ہے

ہر ایک گام پہ تیرا ہی نام لیتا ہوں
ہر ایک موڑ پہ خلقِ خدا الجھتی ہے

میں اپنے شہر کا سقراط تو نہیں پھر بھی
مری ہی سوچ سے میری وفا الجھتی ہے

مرے خیال کی جب بھی ردا الجھتی ہے
تمھاری یاد کے کانٹوں میں جا الجھتی ہے

وہی خیال مجھے معتبر بنا دے گا
کہ جس خیال سے تیری جفا الجھتی ہے

Marfat.com

بُریدہ بازو، علَم لے کے گھر سے نکلا ہوں
ہر ایک موڑ پہ اک کربلا الجھتی ہے

میں یوں تو قریۂ الفت میں آ گیا ہوں مگر
ہر ایک سوچ مری جا بجا الجھتی ہے

وہ اِک صدا جو نکلتی ہے ڈھونڈنے تجھ کو
تو ٹوٹ پھوٹ کے مجھ سے ہی آ الجھتی ہے

قدم قدم پہ نئی روشنی کے پہرے ہیں
روش روش پہ تری خاکِ پا الجھتی ہے

فقیہہ شہر سے ٹکرا گیا جنوں جس کا
اُس ایک شخص سے دنیا سدا الجھتی ہے

میں کربلائے محبت کا ایسا حُر ہوں نبیلؔ
سپاہِ وقت سے میری وفا الجھتی ہے

Marfat.com

O

پیار کی جب آندھیوں کی زد پہ بام و در کھلے
جتنے روشن تھے سفر کے وہ سبھی منظر کھلے

اُس کی یادوں کے اگر کھلتے رہیں لاکھوں کنول
محبسِ ہستی میں پھر تو خواب کا منظر کھلے

حالِ دل بھی انقلابِ وقت نے بدلا تو ہے
مدّتوں سے بند تھے جو آگہی کے در کھلے

چار جانب ہُو کا عالم، کارواں درِ کارواں
چل پڑے ہیں چھوڑ کر اب لوگ سارے گھر کھلے

Marfat.com

کچھ پرندے تھے وہاں منقار زیرِ پر ابھی
کچھ پرندوں کے مگر دیکھے تھے ہم نے پر کھلے

اپنے سینوں میں صلیبِ شوق گاڑے چل دیے
کاش کوئی دیکھتا یہ درد کے دفتر کھلے

آنکھ سے گرتے ہیں موتی آبشاروں کی طرح
موسمِ گُل رنگ میں کیوں کرب کے گوہر کھلے

سوچ کے وہ زاویے ترتیب تو دیتا رہا
کائناتِ زندگی کے پُر سکوں پیکر کھلے

ہم کہ رُسوا ہوگئے راہِ محبت میں نبیلؔ
سرحدِ دل کے محافظ ہم نوا لشکر کھلے

Marfat.com

O

جب تک چراغِ عشق میں کچھ روشنی رہی
حسرت بھری نگاہ۔ آنکھیں دیکھتی رہی

ساغر اٹھا کے ہاتھ میں یہ سوچ بھی رہی
ساقی کی کیوں نگاہ ہمیں پر لگی رہی

دشمن بنے ہوئے ہیں وہی لوگ آج کل
بچپن سے جن کے ساتھ مری دوستی رہی

اتنا نہ کر ملال بچھڑنے کا اے حبیب
پھر بھی کبھی ملیں گے اگر زندگی رہی

Marfat.com

اب کیا کرو گے ترکِ وفا ہم سے اے ندیم
جب غم کا غم رہا نہ خوشی کی خوشی رہی

میں دل کی بات کہہ نہ سکا جب بھی وہ ملے
ان کے بھی لب پہ مہر خموشی لگی رہی

محفل میں وہ ملے بھی تو نظریں چُرا گئے
شاید مرے خلوص میں کوئی کمی رہی

سوغات یہ ملی ہمیں پروردگار سے
آنکھوں میں اشک ہونٹوں پہ بس تشنگی رہی

جب وہ گئے تو لوگ بھی اٹھ کر چلے گئے
جب تک وہ درمیان تھے محفل جمی رہی

کہتا تھا میں بھی شعر بڑے سر سری مگر
اِک دُھوم اُس کے نام کی لیکن مچی رہی

Marfat.com

O

آرزو کے لاشے پر ناچنا سرابوں کا ریت اس نگر کی ہے اور جانے کب سے ہے
آنچ میں غریبی کی پھونکنا کتابوں کا ریت اس نگر کی ہے اور جانے کب سے ہے

ڈال دی ہے ڈولی میں ناز میں پلی بیٹی، آ گئے ہیں آنکھوں میں اشک الوداع کہنے
کپکپاتے ہونٹوں پر سلسلہ دعاؤں کا ریت اس نگر کی ہے اور جانے کب سے ہے

منزلِ شہادت کی، آنکھ میں تمنا ہے، ایسے نور بختوں کو گولیوں سے بھونا ہے
سیم وزر کے لالچ میں پھوڑنا چراغوں کا ریت اس نگر کی ہے اوز جانے کب سے ہے

Marfat.com

خواب کے دریچوں میں، آفتاب لاکھوں تھے، ایک بھی نہیں پایا، کیا کریں مقدر کا!
قہر کی جب آمد ہو ٹوٹنا ستاروں کا ریت اس نگر کی ہے اور جانے کب سے ہے

جن کی آنکھ پتھر تھی، ایسے باغبانوں نے، جو لہو سے سینچے تھے، پھول نوچ ڈالے ہیں
ٹوٹنا بہاروں کا چاہنا خزاؤں کا ریت اس نگر کی ہے اور جانے کب سے ہے

ٹوٹی پھوٹی قبروں کے، کیا رکھا ہے کتبوں میں، لفظ لفظ مردہ ہے حرف حرف گونگا ہے
خامشی کی بستی میں ڈھونڈنا صداؤں کا ریت اس نگر کی ہے اور جانے کب سے ہے

کل جو تم نے دیکھا تھا، اُس غریب کی بیٹی، جوہری کی بانہوں میں، کس لیے مچلتی تھی!
بے کسی کے عالم میں نوچنا عقابوں کا ریت اس نگر کی ہے اور جانے کب سے ہے

برف سی ہواؤں میں، غربتوں کے مارے کچھ، اپنے بھوکے بچوں کو، زہر دے کے مرتے ہیں
بے حسی کی راتوں میں اوڑھنا لحافوں کا ریت اس نگر کی ہے اور جانے کب سے ہے

تم کہاں سمجھتے ہو، چاہتوں کے رشتے کو، تم نبیلؔ کچے ہو، اس لیے تو کہتے ہو
عاشقی کے موسم میں دیکھنا نصابوں کا ریت اس نگر کی ہے اور جانے کب سے ہے

Marfat.com

O

دیکھ کے بچے سنگ اٹھانے لگتے ہیں
ہم بھی سچ مچ کیا دیوانے لگتے ہیں

کچھ تو ہے جو دل میں چھپانے لگتے ہیں
کہتے کہتے ہونٹ چبانے لگتے ہیں

زخم پرانے بھرنے لگتے ہیں جب بھی
گزری باتیں وہ دہرانے لگتے ہیں

Marfat.com

پاؤں زمیں پر پڑتے نہیں ہیں اپنے بھی
ان سے مل کر ہم اِترانے لگتے ہیں

جن سے ہم کو ہمدردی کا دعویٰ ہے
وقت آنے پر آنکھ چرانے لگتے ہیں

سب کچھ کھونے کو اِک لمحہ کافی ہے
کچھ حاصل کرنے میں زمانے لگتے ہیں

دور اگر ہوں تو پھرتے ہیں نظروں میں
پاس جو آئیں وہ انجانے لگتے ہیں

Marfat.com

O

موجِ خوشبو میں اتر کر نہیں دیکھا جاتا
تیرے رستے سے گزر کر نہیں دیکھا جاتا

دل کی بربادی کا منظر نہیں دیکھا جاتا
ناؤ ڈوبے تو سمندر نہیں دیکھا جاتا

بارشِ سنگ ہے اور مجمعِ اغیار کے ساتھ
تیرے ہاتھوں میں یہ پتھر نہیں دیکھا جاتا

راہِ حق ہو تو مری جان بہتر کافی
عزم ہو دل میں تو لشکر نہیں دیکھا جاتا

پیچھے دیکھو گے تو پتھر کے بھی ہو جاؤ گے
یہ وہ رستہ ہے کہ مڑ کر نہیں دیکھا جاتا

پیار تو دل کے عوض دل کا ہے سودا جاناں
اس تجارت میں مقدر نہیں دیکھا جاتا

Marfat.com

اتنا روشن ہے مری جان، کہ چہرہ تیرا
دیکھتا ہوں ، پہ برابر نہیں دیکھا جاتا

میں ترے قرب سے بس اس لیے گھبراتا ہوں
جس کو پوجیں اسے چھو کر نہیں دیکھا جاتا

بات کرنا وہ کسی سے ترا ہنس کر جاناں
دیکھ لیتا ہوں پہ اکثر نہیں دیکھا جاتا

تیری صورت کو کبھی دیکھ لیا ہے جس نے
چاند اس سے کبھی مڑ کر نہیں دیکھا جاتا

قریۂ ہجر میں بے چین بہت رہتا ہے
اے مری جاں! دلِ مضطر نہیں دیکھا جاتا

منظرِ کابل و کشمیر و فلسطین و عراق
میری آنکھوں سے تو یکسر نہیں دیکھا جاتا

Marfat.com

O

قافلے نطق کے مت پوچھ کہاں تک پہنچے
بڑھتے بڑھتے یہ ترے حسن بیاں تک پہنچے

ہائے وہ لوگ جو دعووں میں بہت طاق رہے
وہ رہِ عشق میں بھی سودو زیاں تک پہنچے

باغباں نے یہ ستم کیسا کیا ہے ایجاد
عندلیبوں کے سبھی گیت فغاں تک پہنچے

عشق کی وادی میں گر تو نے قدم رکھا ہے
جان لے موت کے پنجے رگِ جاں تک پہنچے

خواب میں کالی گھٹاؤں نے مجھے گھیر لیا
چرچے اُس شوخ کی زلفوں کے کہاں تک پہنچے

چاند سے چہرے نے ڈالی تھی نگاہوں پہ کمند
رنگ رخسار کے اب قریۂ جاں تک پہنچے

Marfat.com

O

سفر میں ہوں نہ ہوں ہر حال میں بے حال رہتے ہیں
ہمارے پاؤں سے لپٹے ہوئے بھونچال رہتے ہیں

کسی سونے کی گنگا میں کسی چاندی کی جمنا میں
سُنہری مچھلیوں والے بھی اب کنگال رہتے ہیں

نگاہوں کا تصادم اس لیے دنیا نہیں سمجھی
کہ اس کی آنکھ کے اندر کئی پاتال رہتے ہیں

فلک، کوئی ستم ڈھانے سے پہلے غور کر لینا
زمیں کے واسطے ہم لوگ بن کر ڈھال رہتے ہیں

زبوں حالی پہ اپنی صبر بھی کرتے رہے لیکن
چلو دیکھیں مصائب اور کتنے سال رہتے ہیں

تجھے دیکھا ہے جس دن سے سرِ بزمِ جہاں ہمدم
مرے پیشِ نظر تیرے ہی خدوخال رہتے ہیں

Marfat.com

حُسن

حسین ہو تم، جواں ہو تم

غرورِ حسن ہے، اٹھتی جوانی کا نشہ تم کو

تری بہکی اداؤں سے بہت سے دل دھڑکتے ہیں

تمھاری مثل اس دنیا میں کوئی بھی نہیں لیکن

حقیقت تو حقیقت ہے، حقیقت کون بدلے گا

حقیقت آشنائی اور اگر ادراک چاہو تو

مقابل آئینہ رکھو

Marfat.com

O

تیرے نگر میں آئے وہیں سے پلٹ گئے
تیرے فقیر پھر رہِ اُلفت میں کٹ گئے

شہرِ وفا سے پیار کی کرنیں سمیٹ کر
دامن میں اُس کی یاد کو لے کر سمٹ گئے

کشتِ وفائے دل بھی نہ سیراب ہو سکی
بادل محبتوں کے بھی چُپ چاپ چھٹ گئے

کاندھوں پہ تھے صلیبِ محبت اُٹھائے ہم
چاہت کی کلفتوں میں شب و روز کٹ گئے

Marfat.com

اب بھی ہوائے شوق کی طغیانیوں میں ہیں
فرطِ جنوں میں جب کہ سفینے اُلٹ گئے

ویران کیوں نہ ہوتی فضائے سکوں یہاں
میرے قبیلے والے قبیلوں میں بٹ گئے

ترچھے یوں ہو گئے مری سوچوں کے زاویے
یادوں کے آشیاں سے پرندے لپٹ گئے

جاناں غمِ فراق بھی دل میں نہیں رہا
فرصت کے دل رُبا سبھی گلدان اَٹ گئے

دہلیزِ یار تک ابھی پہنچے نہیں تھے ہم
جیسے نظر پڑی وہ دریچے سے ہٹ گئے

ہم کو خیالِ وصل بھی آیا نہ عمر بھر
فرقت میں تیری بھیگے شب و روز کٹ گئے

Marfat.com

دریائے شوق میں یوں بڑی آندھیاں چلیں
دونوں کنارے ڈر کے گلے سے لپٹ گئے

جُرمِ جنونِ وصل میں لٹکا دیا گیا
ہم بھی صلیبِ شوق سے ہنس کر چمٹ گئے

ہم کو تمھارے نقشِ قدم کی رہی تلاش
پھر ہم محیطِ جاں میں ادب سے سمٹ گئے

مدّت سے دل ہے مبتلائے کربِ آگہی
اہلِ چمن تمام ہی منظر سے ہٹ گئے

ان کی تو بستیوں ہی کو اُلٹا دیا گیا
جو مستقیم راہوں سے آ کر پلٹ گئے

ہم تو ہَوائے تند میں بہتے رہے نبیلؔ
ٹوٹے جو بادباں تو سفینے اُلٹ گئے

Marfat.com

کوئی تحفہ، نہ کوئی تختِ سبا، لایا تھا
میں تری بزم میں بس حرفِ دعا لایا تھا

تیری اقلیمِ عنایات کے بھی ہوتے ہوئے
میں ترے شہر سے کچھ رنج اُٹھا لایا تھا

وہ بھی شیریں تھی، کہیں کود گئی محلوں سے
میں بھی فرہاد تھا اور نہر بہا لایا تھا

کل کے موسم مرے ہونے کی گواہی دیں گے
جب میں آیا تھا یہاں تازہ ہوا لایا تھا

Marfat.com

جانے کس موڑ پہ بھولا تھا وہ پہچان مری
جب وہ لوٹا تھا تو چہرہ بھی نیا لایا تھا

کاسۂ عمر میں خیرات تھی کچھ سانسوں کی
اور کیا تجھ سے بتا، تیرا گدا لایا تھا

یہ الگ بات کہ بنجر تھی زمینِ صحرا
ورنہ اُس سمت بھی ساون تو گھٹا لایا تھا

مجھ کو اُس پار پلٹنے کا کوئی خوف نہیں
مجھ کو اس پار بھی تو کچا گھڑا لایا تھا

سر بچانے کی ہوس میں تھے سبھی لوگ نبیلؔ
ایک میں تھا کہ جو دستار بچا لایا تھا

Marfat.com

O

اِک شخص نفرتوں کے ہلاہل سے مر گیا
اِس واقعے کا شہر سے آگے اثر گیا

شاید اُسے قبول نہ تھی میری خودکشی
میں ڈوبنے چلا تھا کہ دریا اُتر گیا

دعویٰ تھا اُس کا جھوٹ کبھی بولتا نہیں
حیرت ہے اپنی بات سے وہ کیوں مکر گیا

ہے صاحبِ نظر تو دے بینائی کا ثبوت
ورنہ سمجھ لے شہر سے تیرا اثر گیا

اس کے تعلقات تو اچھے سبھی سے تھے
وہ دوسروں کی جان بچانے میں مر گیا

جس دن سنا کہ وقت مقرر ہے موت کا
اس دن سے موت ہی کا، مرے دل سے ڈر گیا

Marfat.com

O

اپنے تحفظات کا یہ سلسلہ رہا
دیواریں ٹوٹتی رہیں اور در کھلا رہا

حالانکہ چاروں سمت تھیں راہیں کھلی ہوئیں
لیکن ہمارے واسطے کب راستہ رہا

تو جا چکا تھا پھر بھی ترے انتظار میں
پلکوں پہ ایک پھول ہمیشہ کھلا رہا

شاخیں مرے شجر کی سبھی خشک ہوگئیں
لیکن ترے خیال کا پتہ ہرا رہا

جب سے اُس ایک شخص کو ٹھکرا چکا ہوں میں
حیرت سے مجھ کو چاند سدا دیکھتا رہا

ہونٹوں پہ اس کی یاد کی مسکان تھی نبیلؔ
اندر سے اُس کا درد مجھے چاٹتا رہا

Marfat.com

O

چمکتا چاند اور روشن ستارہ ساتھ رکھتا ہوں
یہ میری خوش نصیبی ہے تمھارا ساتھ رکھتا ہوں

وفا کے نام پر خود کو ہمیشہ بیچ دیتا ہوں
نہیں ایسا نہیں پھر بھی خسارہ ساتھ رکھتا ہوں

یہاں مانجھی! کناروں کو ملاتے مر بھی جاتے ہیں
مگر تم ساتھ ہو تو میں کنارا ساتھ رکھتا ہوں

Marfat.com

ترے گنجان شہروں میں، تری انجان گلیوں میں
دلِ بے چین سا جلتا شرارا ساتھ رکھتا ہوں

مجھے زحمتِ سفر کی کیا ضرورت ہے مرے ہمدم
کہ دورانِ سفر میں جو تمھارا ساتھ رکھتا ہوں

ہجومِ زندگانی میں ملے ہو تم مجھے جب سے
حسابِ عمر کا میں گوشوارہ ساتھ رکھتا ہوں

تری یادیں، تری باتیں سہارا ہیں مرا ہمدم
سہارے کی ضرورت ہے سہارا ساتھ رکھتا ہوں

Marfat.com

O

جب بھی شہرِ دِل کی جانب مہرباں دیکھا گیا
ہر طرف یادوں کا اِک اُٹھتا دُھواں دیکھا گیا

تم سے جب رکھی گئی ترکِ تعلق کی بِنا
زندگی کو ہر قدم پہ رائگاں دیکھا گیا

عکس اُس کا میرے لفظوں سے عیاں ہونے کو ہے
ایک چہرہ جو سرِ آفاقِ جاں دیکھا گیا

مُصحفِ افکار تھے سب آئنہ در آئنہ
دیکھ کر بھی ہم سے وہ منظر کہاں دیکھا گیا

Marfat.com

آنکھ کی دہلیز پر بیٹھے ہوئے ہیں نامہ بر
یاد کے صحراؤں میں اِک کارواں دیکھا گیا

ہم نے جو ملحوظ رکھا تیری خواہش کو کبھی
درد سا اِک جسم کے اندر رواں دیکھا گیا

تیری ہمراہی میں میرا ہمسفر تھا یہ جہاں
تجھ سے بچھڑا تو جہاں کو بدگماں دیکھا گیا

آہٹوں نے رات بھر بے چین ہی رکھا مجھے
یاد کا آنکھوں سے اِک دریا رواں دیکھا گیا

ناز تھا کتنا اُسے شعلہ بیانی پر نبیلؔ
کل تری محفل میں جس کو بے زباں دیکھا گیا

Marfat.com

O

کچھ نہ کچھ جسم کے شجر میں رکھ
خواہشوں کی ہَوا سفر میں رکھ

بے خلش زندگی کا لطف ہی کیا
تیر پیوست اِک جگر میں رکھ

وار بھی کر سکے بچاؤ کے ساتھ
خوبی ایسی بھی اک نظر میں رکھ

کچھ تخیل کی چاندنی کے ساتھ
فکر کی شمع رہ گزر میں رکھ

تیری آمد سے گھر ہُوا روشن
زندگی یونہی بام و در میں رکھ

Marfat.com

O

جب آفتاب ضیا بار آسمان میں تھا
بس ایک بجھتا ستارہ مرے مکان میں تھا

اکیلا میں ہی نہیں تھا رہینِ رنج وستم
مرا تو سارا قبیلہ ہی امتحان میں تھا

تھکن سے چور، گرا آ کے میرے آنگن میں
جو اک پرندہ بڑی دیر سے اُڑان میں تھا

بس ایک تم ہی نہیں تھے متاعِ صحنِ چمن
تمھارے جیسا کوئی اور بھی جہان میں تھا

Marfat.com

تمھارے ہاتھ میں جب ہاتھ تھا ہواؤں کا
بلا کا حبس تھا جو میرے سائبان میں تھا

اگرچہ دن کی مسافت سے ٹوٹتا تھا بدن
عجیب کیف سا لیکن مری تکان میں تھا

جلا دیا ہے اُسی نے مرا تمام بدن
وہ ایک لفظ جو اٹکا ہوا زبان میں تھا

ہوا کے خوف سے ہم جس کو چھوڑ آئے نبیلؔ
بلا کا زور اسی ایک بادبان میں تھا

Marfat.com

O

بلندیوں سے نہ ہم پستیوں سے ڈرتے ہیں
مگر نصیب کی بے مہریوں سے ڈرتے ہیں

جو ٹوٹ پڑتی تھیں تیرے حنائی ہاتھوں سے
ہم آج تک ہی اُٹھی بجلیوں سے ڈرتے ہیں

اس ایک بات پہ حیران ہوں میں مدّت سے
کہ لوگ امن کے پیغمبروں سے ڈرتے ہیں

فلک سے جن کو اُتارا گیا ہمارے لیے
ہم اُن صحیفوں سے اُن آیتوں سے ڈرتے ہیں

اگرچہ ترکِ تعلق نہیں ہوا، پھر بھی
تمھارے ماتھے کی ہم سلوٹوں سے ڈرتے ہیں

ہم انتظار کے اُس موڑ پر کھڑے ہیں نبیلؔ
کہ چلتی سانس کی بھی آہٹوں سے ڈرتے ہیں

Marfat.com

O

ہر صبح زمانے میں نیا حشر بپا ہو
خواہش ہے کہ ہر روز وہ چہرہ بھی نیا ہو

ہر شب تری زلفوں کی سیاہی سے ہو تخلیق
ہر صبح اُفق پر ترے چہرے کی ضیا ہو

اتنا نہ دمِ وصل کی لذت میں بہک اب
کیا جانئے پھر ہجر کا موسم بھی کڑا ہو

صرصر ہی کے ہاتھوں میں رہے نظمِ چمن کیوں
اے بنتِ صبا! باغ کا ہر نخل ہرا ہو

کچھ بھید ابھی دل کے صحیفوں پہ رقم ہیں
لازم نہیں ہر علم کتابوں میں لکھا ہو

اس آس پہ گزرا ہوں گلابوں کے نگر سے
شاید کہ سرِ راہ کہیں وہ بھی کھڑا ہو

Marfat.com

O

دیتی ہے یہی چھاؤں، گھٹا حد سے زیادہ
لگتی ہے مجھے ماں کی دعا حد سے زیادہ

اک درد ہے سینے میں جو رکتا ہی نہیں ہے
دل ٹوٹ گیا، داغِ وفا حد سے زیادہ

اِک عمر سے پیاسی ہے مرے لہجے کی دھرتی
اے ابرِ سخن آنکھ ملا حد سے زیادہ

عالم میں اُسی نور کے چرچے ہیں بہر سُو
جس نور کی ہے مجھ پہ عطا حد سے زیادہ

اِک عمر سے ہونٹوں پہ ہنسی تک نہیں آئی
اِک عمر سے ہے خوفِ خدا حد سے زیادہ

Marfat.com

اس شہر کا ہر فرد ہے مصلوبِ گدائی
اس شہر میں دامن نہ بڑھا حد سے زیادہ

آنکھوں کی منڈیروں پہ ہیں دو چار ستارے
دامن میں ہے اِک حشر بپا حد سے زیادہ

اُس شہر میں بینائی سے محروم ہیں انساں
جو شہر ہے خورشیدِ نما حد سے زیادہ

میں اپنے حوالے سے یہی عرض کروں گا
جو درد ملا مجھ کو ملا حد سے زیادہ

وہ موجِ بلا خیز نبیلؔ آج کہاں ہے
مغموم ہے دامن کی فضا حد سے زیادہ

Marfat.com

O

میرے دل میں ہے پوِتّر سا خیال اُس کے لیے
خوبصورت ، بارور ہوں ماہ و سال اُس کے لیے

اپنی ہر اک سوچ پر پہرا ہے اس کی یاد کا
ہم کہ ٹھہرے خوش خیال و خوش جمال اس کے لیے

میرے لہجے کے ترنم میں دھنک دلبر ہوا
سب حوالے اس کی خاطر، ہر مثال اس کے لیے

Marfat.com

جاتے جاتے دے گیا تھا اشک کی برسات جو
دل میں پڑتی ہے نہ جانے کیوں دھمال اس کے لیے

میں مُغنّی وہ مرے نغمات کی روحِ رواں
میرا سُر اُس کے لیے ہے میری تال اُس کے لیے

تا قیامت اے خدا زندہ رہے میرا ضمیر
میں کماتا ہوں سدا رزقِ حلال اُس کے لیے

میرے جذبوں کو عطا کی اس نے ہمت اے نبیلؔ
میں رہوں گا عمر بھر شیریں مقال اُس کے لیے

Marfat.com

O

کیا گھڑی اُس کے ساتھ گزری ہے
آنکھ سے کائنات گزری ہے

کربِ ہجرت کو جانتا ہے وہی
جس پہ یہ واردات گزری ہے

دیکھ کر خون کی ''سبیلوں'' کو
تجھ پہ کیا اے فرات گزری ہے

Marfat.com

میں تھا اور ہجر کی صلیبیں تھیں
کس قیامت کی رات گزری ہے

اس جگہ اب بھی چاند روشن ہیں
جس جگہ سے وہ ذات گزری ہے

بار ہا منزلوں سے گزرا ہوں
بے خودی میں حیات گزری ہے

زندگی کیا کہیں کہ اُس کے بغیر
کس قیامت کے ساتھ گزری ہے

Marfat.com

O

فلک کے پار ستاروں کی جستجو کر کے
میں اپنے چاند کو دیکھوں گا رُوبرُو کر کے

ملے گا کیا مجھے مقتل کو سُرخرو کر کے
یہ دیکھنا ہے مگر، دل لہو لہو کر کے

میں ڈر رہا ہوں محبت کے کھیل میں، لیکن
وہ ہنس رہا ہے مجھے میرے رُوبرُو کر کے

Marfat.com

وہی تمنا، غمِ زیست اور تری چاہت
میں آن پہنچا ہوں پھر پیرہن رفو کر کے

کسی کی یاد کی تازہ مہک بھی آئے گی
جگر کے چاک، کبھی دیکھنا رفو کر کے

مجھے بہار کا موسم کبھی نہ راس آیا
میں جی رہا ہوں مرے دوست دل لہو کر کے

چلو کہ آؤ کریں ہم، نمازِ عشق ادا
اِس عقل و ہوش کے خوناب سے وضو کر کے

مجھے یقین ہے تجھ کو بُھلا نہ پاؤں گا
میں خوش نہیں ہوں تجھے دوست اب عدو کر کے

Marfat.com

O

کوئی تدبیر کر، آگے سے آگے
کہ چلتا ہے سفر آگے سے آگے

مرا ہر اک قدم منزل بہ منزل
مری منزل مگر آگے سے آگے

کہانی تیرے میرے درمیاں تھی
ہوئی کیسے خبر آگے سے آگے

Marfat.com

تجھے چاہا تھا ہم نے دل ہی دل میں
مگر پہنچی خبر آگے سے آگے

امر کر کے وفائیں وہ گئے ہیں
سناں کی نوک پر آگے سے آگے

اگر رسموں کے کوہلو میں نہ جُتتے
تو پھر کرتے سفر آگے سے آگے

عجب سیلاب کی زد میں جہاں ہے
بہے جاتے ہیں گھر آگے سے آگے

Marfat.com

O

کرم فقیر پہ جب وہ گدا نواز کرے
اس ایک ذرّے پہ پھر آسماں بھی ناز کرے

خوشا وہ دل کہ ترے درد سے رہے معمور
خوشا وہ درد کہ ہر شے سے بے نیاز کرے

ہیں طاقچوں کے تعاقب میں آندھیاں اب بھی
اُسے کہو کہ دریچہ ابھی نہ باز کرے

میں جس کے واسطے سب کچھ گنوا کے آیا ہوں
دل و جگر پہ وہی ظلم بے جواز کرے

تمھارے ہجر میں پنہاں ہے وصل کی راحت
تمھارا غم، غمِ دنیا سے بے نیاز کرے

کوئی تو راہ پہ لائے دلِ خراب نبیلؔ
کوئی تو ہو جو مری عمر کو دراز کرے

Marfat.com

O

آنکھوں میں کچھ خمار ہے، دل بے قرار ہے
پھر تیرا انتظار ہے، دل بے قرار ہے

باغوں کے سارے پیڑ ہیں پھر سے لہو لہو
پھر موسمِ بہار ہے، دل بے قرار ہے

آوارگی ہے، میں ہوں، صدائیں ہیں دربدر
پھر تیری رہگزار ہے، دل بے قرار ہے

پھر سے مرے جنوں کا تماشا ہے جابجا
پھر سے صلیب و دار ہے، دل بے قرار ہے

Marfat.com

پھر سے خراج لینے کو آئی ہے چاندنی
پھر دردِ بے کنار ہے ، دل بے قرار ہے

پھر شام ہے ، قفس ہے ، ترا نام ، تیرا نام
فرصت کا کاروبار ہے، دل بے قرار ہے

دشتِ سخن میں پھول کھلیں بھی تو کس طرح
ہر لفظ خار خار ہے ، دل بے قرار ہے

اِک عمر سے نبیلؔ رہِ درد میں مجھے
بس اُس کا انتظار ہے، دِل بے قرار ہے

Marfat.com

O

شب کو چاند تاروں سے تیرا ذکر کرتا ہوں
اپنے سارے یاروں سے تیرا ذکر کرتا ہوں

آنکھ سے لہو بن کر اشک گرتے رہتے ہیں
جب بھی رہ گزاروں سے تیرا ذکر کرتا ہوں

کوئی داستانِ غم میری سن نہیں سکتا
پھر بھی غم گساروں سے تیرا ذکر کرتا ہوں

ان گلوں کی صحبت میں میرا رہنا ناممکن
باغ میں بھی خاروں سے تیرا ذکر کرتا ہوں

باغ میں گل و لالہ سب ترے شناسا ہیں
ایسے گل عذاروں سے تیرا ذکر کرتا ہوں

میں نبیلؔ خوشبو کا ہوں ازل سے شیدائی
اِس لیے بہاروں سے تیرا ذکر کرتا ہوں

Marfat.com

O

یہ تُو نے مجھ سے بجا کہا ہے، میں خوش نہیں ہوں
مجھے بھی تجھ سے یہی گلہ ہے، میں خوش نہیں ہوں

مرے مخالف بھی میرے حق میں دُعائیں مانگیں
عجیب سا یہ معاملہ ہے ، میں خوش نہیں ہوں

نمو کی خواہش میں جینے والے پرندے مارے
پھر اُس نے خود کو خدا کہا ہے، میں خوش نہیں ہوں

جسے طلب پیار کی نہیں تھی وہ ایک شاعر
بچھڑ کے خود سے چلا گیا ہے، میں خوش نہیں ہوں

Marfat.com

وفا کی راہوں میں جس نے مجھ کو بُھلا دیا تھا
وہی مجھے یاد آ رہا ہے میں خوش نہیں ہوں

میں مفلسی کے اداس آنگن میں پلتے بچے
جو دیکھتا ہوں یہی بُرا ہے میں خوش نہیں ہوں

تجھے حقیقت کی کیا خبر ہے میں خوش ہوں جاناں
تجھے کسی نے غلط کہا ہے میں خوش نہیں ہوں

اماوسوں کی سیاہ راتیں مرا مقدر
وہ چاند چہرہ نہیں ملا ہے میں خوش نہیں ہوں

Marfat.com

چھ ستمبر یومِ دفاعِ پاکستان
1965ء

ہر طرف جب بادو باراں کی گھٹا چھانے لگی
جب گلستانِ وفا کے پُھول مرجھانے لگے
دشمنِ رنگ و مہک جب سر زمینِ شوق پر
اپنی طاقت کے سہارے آگ بھڑکانے لگے
جب اُجالوں پر غبارِ تیرگی چھانے لگا
ماند جب پڑنے لگا تھا دُودھیا کرنوں کا رقص
حسرتوں کا جس گھڑی خورشید گہنانے لگا
روشنی کے پاسباں سر پر کفن باندھے ہوئے
ظلم و استبداد کے لشکر کے آگے ڈٹ گئے
سرنگوں کب پرچمِ رنگ و مہک ہونے دیا
آبروئے گلشنِ ہستی کی خاطر کٹ گئے
آج بھی مرقوم ہے تاریخ کے اوراق پر
چھ ستمبر کے شہیدوں کے لہو کی داستاں
سر زمینِ پاک کو، اُن غازیوں پہ ناز ہے
چاند تاروں کو نچھاور کر رہا ہے آسماں

Marfat.com

O

بگڑتے وقت کی زُلفیں سنوار لیتا ہے
وہ اپنی مرضی کا چہرہ اُتار لیتا ہے

رہے جو شخص نئی منزلوں کی سمت رواں
وہ پُل صراط سے خود کو گزار لیتا ہے

کنارِ ہجر کھڑا ہے دِل ایک مُدت سے
اُداس ہوتا ہے اس کو پکار لیتا ہے

قدم پڑیں گے کبھی میرے آسماں سے پرے
پرِ خیال عجب خواب اُسار لیتا ہے

وہ جانتا ہے سحر کو اُجالنا بھی نبیلؔ
شبِ سیہ کا جو چہرہ نکھار لیتا ہے

Marfat.com

O

تُو ہُوا جب سے ہمسفر اپنا
ہے ستارہ عروج پر اپنا

جب ستارہ تھا اوج پر اپنا
آسمانوں پہ تھا گزر اپنا

چاند اُترا ہے دل کے آنگن میں
جگمگانے لگا ہے گھر اپنا

ایک مدّت سے اُس کی قربت میں
لمحہ [illegible] ہے معتبر اپنا

Marfat.com

وہ عجب شخص ہے کہ اُس کے بغیر
کام آتا نہیں ہُنر اپنا

اُس نے محفل میں کیا پکارا ہمیں
نام ٹھہرا ہے معتبر اپنا

زندگی کو تمام کر دوں میں؟
تیرے قدم پہ رکھ کے سر اپنا

اُسی نسبت سے وہ پرایا تھا
اُس کو سمجھا تھا جس قدر اپنا

آئینے میں اُسی کو دیکھتا ہوں
چہرہ آتا نہیں نظر اپنا

Marfat.com

O

دل ترے غم سے جو رہائی دے
زندگی، زندگی دکھائی دے

تیرے بن کچھ نظر نہیں آتا
دھڑکنوں میں بھی تُو سنائی دے

کون مرہم لگائے زخموں پر
کون اِس درد سے رہائی دے

Marfat.com

تجھ سا کوئی نہیں زمانے میں
کوئی ہے تو ذرا دکھائی دے

اُس کا چہرہ ہو رُوبرُو ہر پَل
اُس کی آواز ہی سنائی دے

کسی لمحے تو مسکرا دوں میں
کسی لمحے تو وہ دکھائی دے

تُو جہاں ہو مجھے نظر آئے
ایسی آنکھوں کو روشنائی دے

Marfat.com

تو کیا تم لوٹ جاؤ گے

تو کیا تم لوٹ جاؤ گے
تمھیں اِک عمر
آنکھوں کے
جھروکوں میں بسایا ہے
دلِ وحشی نے پوجا ہے
تمھیں برسوں
تواتر سے
تمھارے نام کی تختی
رکھی سینے پہ آویزاں
ہمیشہ خود کو رکھا ہے
تمھارا منتظر ہم نے

Marfat.com

تمھارے واسطے ہم نے
جہاں کی دُھول چھانی ہے
تمھاری جستجو میں ہم
ہمیشہ در بدر ٹھہرے
بس اتنی آس پر جاناں
ہمارے دل کی ویرانی کو تم
آ کر سجاؤ گے
تو کیا تم لوٹ جاؤ گے

Marfat.com

O

ہر ایک ساعتِ غم کو وصال ہم نے کیا
تمھارے ہجر میں کیسا کمال ہم نے کیا

کشید کی تری یادوں سے روشنی ہم نے
کمالِ تیرہ شبی میں کمال ہم نے کیا

زمیں سے بھوک اُگے گی عذاب کی صورت
اگر تلاش نہ رزقِ حلال ہم نے کیا

Marfat.com

تمھارے غم میں عجب کیفیت ہماری ہے
کبھی خوشی، کبھی رنج و ملال ہم نے کیا

عجب نہیں کہ فراموش کر دیا تجھ کو
عجب نہیں ہے کہ تیرا خیال ہم نے کیا

اُتارے سُر سبھی سرگم کے تیرے لہجے میں
محبتوں کا اثر یوں بحال ہم نے کیا

کوئی گلوں سے، کوئی بُلبُلوں سے پوچھے تو
نبیلؔ دِل کا جو اِس رُت میں حال ہم نے کیا

Marfat.com

O

جنوں کی باتیں خرد کے حصار میں کرنا
کٹھن ہے عشق رہِ کاروبار میں کرنا

ہمارے ساتھ نہ اٹھکیلیاں کرو کہ صبا!
یہ کام جا کے گلوں کے دیار میں کرنا

ابھی تو رائگاں جائے گی بارشِ رحمت
سحابِ نور کی خواہش بہار میں کرنا

Marfat.com

ہمیں نہ آیا، اگرچہ رِواج چل نکلا
تلاشِ نقص سدا حسنِ یار میں کرنا

ہَوائے درد چلے لگی فضا کے سینے میں
دراڑ پیدا نہ کونجوں کی ڈار میں کرنا

ابھی تو دارِ عمل میں ہو، کوئی کام کرو
سکوں کی آرزو روزِ شمار میں کرنا

وہ اپنی حد سے نکل کے بکھر گیا ہوگا
نبیلؔ دوست ہے اس کو مدار میں کرنا

Marfat.com

خوابِ اقبال

خیال وخواب کی دنیا پہ غم کا پہرہ تھا
مہیب سایہ، جہالت کا ایک سنّاٹا
بدن تڑپتے تھے،
ظلم وستم میں پستے تھے
شبِ غلامی وزنجیرزر میں جکڑے تھے
جلا رہے تھے شبستاں کو باغبانِ چمن
فصیلِ درد میں چنوا دیا تھا اپنوں نے
یہ ساری اُمتِ مسلم---
کہ پارہ پارہ تھی
یہ سارے لوگ تو تنہا تھے

Marfat.com

بے اماں سارے
نہ کوئی اپنا، نہ رہبر
نہ راستوں کی خبر
مثالِ شمع سحر۔۔۔ بحرِ بے کنار اندر
دِل و نظر کے
اندھیروں میں روشنی کے لیے
وہ ایک۔۔۔ شاعرِ مشرق نے خواب دیکھا تھا
اے میرے شاعرِ مشرق، اے شاعرِ فردا
تمھارا خواب تو اُلفت کا خواب تھا گویا
تمھارا خواب تو وحدت کا خواب تھا گویا
تمھارا خواب۔۔۔ جہالت کو دُور کرنا تھا
تمھارا خواب تو۔۔۔ نفرت کو دُور کرنا تھا
تمھارا خواب تھا۔۔۔ معمور بستیاں کرنا
عنایتیں تھیں جو اپنوں پہ
میرے اپنوں کی
تمھارا خواب تھا۔۔۔ وہ دُور پستیاں کرنا
تمھارے خواب میں رنگت تھی اور بہاروں کی
جو دَشت و دَر میں محبت کے پھول بکھراتی

Marfat.com

تمھارے خواب میں۔۔۔اِک مملکت تھی مسلم کی
کہ جس میں عمرؓ و جہاں گیر کی حکومت ہو
ہر ایک شخص کو
اِنصاف اس کے گھر پہ ملے
ہر ایک بچے کے چہرے پہ مسکراہٹ ہو
ہر ایک دل میں محبت ہو اور چاہت ہو
حکیم اُمتِ مسلم! اے رازدانِ حیات
تمھارے خواب کی خاطر لُٹا دیا ہم نے
ہزار پھولوں کو، کلیوں کو، کہکشاؤں کو
مگر وہ خواب۔۔۔کہ جس خواب تک پہنچنے میں
جگر کا خون دیا تھا، قرار کھویا تھا
چُرا لیا ہے کہیں رہبروں نے رستے میں

Marfat.com

رات

میں سوچتا ہوں!
یہ رات ہے؟ میرا واہمہ یا کہ۔۔۔
شہرِ دل پر اَلم کی رُت کا عذاب کوئی
سراب کوئی
نہ کوئی جگنو، نہ کوئی تارا
نہ دُودھیا روشنی کہیں پر
نہ بام پر ماہتاب کوئی
میں سوچتا ہوں!
کہ گل کدوں میں۔۔۔ یہ عندلیبوں پہ
قُمریوں اور بُلبُلوں پر عتاب کیوں ہے
میں سوچتا ہوں!

Marfat.com

کہ میری مٹی کے لعل و گوہر سے بیش قیمت
حسیں نظاروں کو کیا ہوا ہے
مری بہاروں کو کیا ہوا ہے
میں سوچتا ہوں!
کہ میری سندر سویر تو۔۔۔
خامشی کے کہرے میں ڈھل گئی ہے
تھکن کا جادو ہے موسموں پر
کہ جیسے آسیبِ گمرہی ان میں بس گیا ہے

میں سوچتا ہوں!
کہ میری تہذیب و علم و عرفان و آگہی کا
وہ آفتابِ ضیائے اُلفت کہاں گیا ہے
وہ امن و راحت کا ایک خورشیدِ عصرِ نو تھا
کہ جس سے گلشن میں رنگ و بُو اور روشنی تھی
کہ جس سے دُنیا میں آگہی تھی
میں سوچتا ہوں!
کہ میری تہذیب و علم و عرفان و آگہی کے
اس آفتابِ ضیائے اُلفت کے ڈُوبنے سے

Marfat.com

میں دشتِ ظلمت میں چل رہا ہوں
سِسکتی اس بے کراں گھڑی میں
ہر ایک لمحہ پگھل رہا ہوں
میں لڑکھڑا کر سنبھل رہا ہوں
میں سوچتا ہوں!
میں کیوں نہ سوچوں؟
کہ میری سوچوں، اِنھی خیالوں نے، میرے خوابوں نے
جو کہ شہرِ ستمگراں میں بھی زندگی دی
اِسی لیے تو۔۔۔
کئی چراغوں کا
پھول کلیوں کا
خون دے کر
لہو کے رنگوں سے جگمگاتی
شفق کی سُرخی میں صبحِ تازہ کو دیکھتا ہوں

Marfat.com

محبتوں کا پیام

سنو سنو سوگوار لوگو!

میں جانتا ہوں

کہ ساعتوں نے فریب تم کو دیا ہے لیکن

پرانے سورج کے زرد نیزے

تمھاری تقدیر بن گئے ہیں

یہ میرے کشمیر کی زمیں ہے

جہاں لہو کے اداس چشمے اُبل رہے ہیں

جہاں سویرے کی سرد آنکھوں سے مائیں بچوں کو دیکھتی ہیں

جہاں اُمنگوں کے سرخ لمحے مسافتوں سے جھلس چکے ہیں

جہاں سیہ پوش خشک دھرتی،

جوان بیٹوں کی ہڈیوں سے اَٹی ہوئی ہے

Marfat.com

ہر ایک لمحہ دھکتی زنجیر بن گیا ہے
لہو کے پیکر ہماری ہاری ہوئی زمیں کو
نئی کہانی سنا رہے ہیں
نئی کہانی ہمارے زخموں کی ترجماں ہے
ہمارے زخموں میں سکھ بھری زندگی نہاں ہے
ہمارے زخموں میں آنے والے دنوں کے ذرے چمک رہے ہیں
ہم اپنے زخموں کا زہر پی کر لبوں پہ کلیاں سجا رہے ہیں
ہم اپنے زخموں کی روشنی میں محبتوں کا پیام دیں گے
محبتوں کا پیام دیں گے
نئے اُفق کو نئی سحر کی بہار کا اک سلام دیں گے
محبتوں کا پیام دیں گے
محبتوں کا پیام دیں گے

Marfat.com

مادرِ ملّت محترمہ فاطمہ جناحؒ

مائے نی!
ہم جنم جنم کے بیراگی، بنجارے
ڈھونڈیں اس نگری کو.
جس نگری میں تیری یادیں مہک رہی ہوں
تیری عظمت تیری شوکت جھلک رہی ہو

مائے نی!
ہم کتنے مُورکھ، کتنے بھولے، کتنے سیدھے سادے تھے
جتنے جابر ظالم آئے ہم نے سب کو اپنا جانا، رہبر مانا
اس نگری کے ہر گوشے میں نفرت بوئی، دہشت کاٹی
جس دھرتی کی خاطر تو نے تن من دھن سب وار دیا تھا
ہر اِک خواہش، ہر اِک جذبہ اس دھرتی پہ ہار دیا تھا

Marfat.com

تیرا بھائی، میرا قائد۔۔۔جس کا مقصد پاک وطن تھا
تیرا مقصد۔۔۔تیرا بھائی۔۔۔تیری چاہت۔۔۔تیرا بھائی
اپنے پیار کی گرماہٹ سے، تُو نے اس کو مان دیا تھا
ہر اِک موڑ پہ، ہر اِک جا پر

مائے نی!
"ہم کتنے بے حس، کتنے مُورکھ، کتنے ظالم بیٹے تھے
جو تجھ کو پہچان نہ پائے، تیری قیمت جان نہ پائے"
ظالم کے ہاتھوں سے پِس کر، نفرت کی اندھی راتوں میں
اب۔۔۔جبکہ ہم بھٹک رہے ہیں
تیری ممتا ڈھونڈ رہے ہیں

عزم و ہمت کی پیکر تُو، وفا نگر کی دیوی ہے تُو
ظالم کے آگے ڈٹ جانا، جُھک نہ سکنا، ہاں کٹ جانا

تیری ممتا، تیری ہستی، اس دھرتی کا مان ہے مائے
اِس دھرتی کی شان ہے مائے، اس دھرتی کی آن ہے مائے

Marfat.com

Marfat.com

تمام گھر کی نگاہیں لگی تھیں تحفوں پر
میں سب سے قیمتی تحفہ تھا اپنی ماں کے لیے

ہمیں تو گھر کو پلٹنا ہے شام سے پہلے
تمھارا کیا ہے تمھاری تو شہر داری ہے

Marfat.com